Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 62

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 08

شرح چندہ
سالانہ 500 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
45 پاؤنڈ یا 70 ڈالر
امریکن
70 کینیڈین ڈالر
یا 50 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

10 ربیع الثانی 1434 ہجری قمری 21 تبلیغ 1392 ہش 21 فروری 2013ء

ارشاد مہدی علیہ السلام

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’ہر چیز کا ستون ہوتا ہے زندگی اور صحت کا ستون خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۰۳)

صبر کرنے اور نماز پڑھنے اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے، نیکیوں کے ذریعہ بدیوں کو دور کرنے والوں کیلئے بہترین انجام مقدر ہے

ارشاد باری تعالیٰ

وَالَّذِیۡنَ صَبَرُوا ابۡتِغَآءَ وَجۡہِ رَبِّہِمۡ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنۡفَقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً وَّیَدۡرَءُوۡنَ بِالۡحَسَنَۃِ السَّیِّئَۃَ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عُقۡبَی الدَّارِ ○ جَنّٰتُ عَدۡنٍ یَّدۡخُلُوۡنَہَا وَمَنۡ صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِہِمۡ وَاَزۡوَاجِہِمۡ وَذُرِّیّٰتِہِمۡ وَالۡمَلٰٓئِکَۃُ یَدۡخُلُوۡنَ عَلَیۡہِمۡ مِّنۡ کُلِّ بَابٍ ○ سَلٰمٌ عَلَیۡکُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ فَنِعۡمَ عُقۡبَی الدَّارِ ○

(سورۃ الرعد: ۲۳۔۲۵)

ترجمہ: ’’اور جنہوں نے اپنے رب کی رضا کی طلب میں ثابت قدمی سے کام لیا ہے اور نماز کو عمدگی سے ادا کیا ہے اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے چھپ کر (بھی) اور ظاہر (بھی ہماری راہ میں) خرچ کیا ہے اور (جو) بدی کو نیکی کے ذریعہ سے دور کرتے (رہتے) ہیں انہی کیلئے اس گھر کا (بہترین) انجام (مقدر) ہے۔ یعنی مستقل رہائش کے باغات۔ جن میں وہ (خود بھی) داخل ہوں گے اور ان کے بڑوں اور بیویوں اور ان کی نسلوں میں سے بھی (وہ لوگ) جنہوں نے نیکی اختیار کی ہوگی (اس میں داخل ہوں گے) اور فرشتے ہر دروازے سے ان کے پاس آئیں گے (اور کہیں گے) تمہارے لئے سلامتی ہے کیونکہ تم ثابت قدم رہے پس (اب دیکھو کہ تمہارے لئے) اس گھر کا کیا ہی اچھا انجام ہے۔‘‘

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆...... ’’حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کا تمام معاملہ خیر پر مشتمل ہے اور یہ مقام صرف مومن کو حاصل ہے اگر اسے کوئی خوشی پہنچتی ہے تو یہ اس پر شکر بجالاتا ہے، الحمد للہ پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے تو یہ امر اس کیلئے خیر کا موجب ہوتا ہے اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو یہ صبر کرتا ہے تو یہ امر بھی اس کے لئے خیر کا موجب بن جاتا ہے۔‘‘

(مسلم کتاب الزھد باب المؤمن امرہ کلّہٗ خیر)

☆...... ’’حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہنے والے قطرہ خون اور رات کے وقت تہجد میں خشیت باری تعالیٰ کے نتیجہ میں آنکھ سے ٹپکنے والے قطرے سے زیادہ کوئی قطرہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں اور نہ ہی اللہ کو کوئی گھونٹ غم کے اس گھونٹ سے زیادہ پسند ہے جو انسان صبر کرکے پیتا ہے اور اس طرح اللہ کو غصے کے اس گھونٹ سے زیادہ کوئی گھونٹ پسند نہیں جو غصہ دبانے کے نتیجہ میں وہ پیتا ہے۔‘‘

(منصف ابن ابی شیبۃ جلد ۷ صفحہ ۸۸)

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

’’ہماری جماعت کیلئے بھی اسی قسم کی مشکلات ہیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت مسلمانوں کو پیش آئے تھے چنانچہ نئی اور سب سے پہلی مصیبت تو یہی ہے کہ جب کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہوتا ہے تو معاً دوست، رشتہ دار اور برادری الگ ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات ماں باپ اور بہن بھائی مخالف ہو جاتے ہیں۔ السلام علیکم تک کے روادار نہیں رہتے اور جنازہ پڑھنا نہیں چاہتے۔ اس قسم کی بہت سی مشکلات پیش آتی ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ بعض کمزور طبیعت کے آدمی بھی ہوتے ہیں اور ایسی مشکلات پر وہ گھبرا جاتے ہیں لیکن یاد رکھو کہ اس قسم کی مشکلات کا آنا ضروری ہے تم انبیاء اور رسل سے زیادہ نہیں ہو ان پر اس قسم کی مشکلات اور مصائب آئے اور یہ اسی لئے آتی ہیں کہ خدا تعالیٰ پر ایمان قوی ہو اور پاک تبدیلی کا موقع ملے۔ دعاؤں میں لگے رہو، پس یہ ضروری ہے کہ تم انبیاء اور رسل کی پیروی کرو اور صبر کے طریق کو اختیار کرو تمہارا کچھ بھی نقصان نہیں ہوتا۔ وہ دوست جو تمہیں قبول حق کی وجہ سے چھوڑتا ہے وہ سچا دوست نہیں ہے۔ ورنہ چاہئے تھا کہ تمہارے ساتھ ہوتا تمہیں چاہئے کہ وہ لوگ جو محض اس وجہ سے تمہیں چھوڑتے اور تم سے الگ ہوتے ہیں کہ تم نے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلے میں شمولیت اختیار کر لی ہے ان سے دنگا یا فساد مت کرو بلکہ ان کیلئے غائبانہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی وہ بصیرت اور معرفت عطا کرے جو اس نے اپنے فضل سے تمہیں دی ہے۔ تم اپنے پاک نمونہ اور عمدہ چال چلن سے ثابت کرکے دکھاؤ تم نے اچھی راہ اختیار کی ہے۔ دیکھو میں اس امر کیلئے مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں کہ ہر قسم کے فساد اور ہنگامہ کی جگہوں سے بچتے رہو اور گالیاں سن کر بھی صبر کرو۔ بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ اور نرمی سے جواب دو۔ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص بڑے جوش سے مخالفت کرتا ہے اور مخالفت میں وہ طریق اختیار کرتا ہے جو مفسدانہ طریق ہو جس سے سننے والوں میں اشتعال کی تحریک ہو لیکن جب سامنے سے نرم جواب ملتا ہے اور گالیوں کا مقابلہ نہیں کیا جاتا تو خود اسے شرم آجاتی ہے اور وہ اپنی حرکت پر نادم اور پشیمان ہونے لگتا ہے میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔ صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کر لیتا ہے۔

یقیناً یاد رکھو کہ مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے جب میں یہ سنتا ہوں کہ فلاں شخص اس جماعت کا ہو کر کسی سے لڑا ہے اس طریق کو میں ہرگز پسند نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ بھی نہیں چاہتا کہ وہ جماعت جو دنیا میں ایک نمونہ ٹھہرے گی وہ ایسی راہ اختیار کرے جو تقویٰ کی راہ نہیں ہے بلکہ میں تمہیں یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ یہاں تک اس امر کی تائید کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص اس جماعت میں ہو کر صبر اور برداشت سے کام نہیں لیتا تو وہ یاد رکھے کہ وہ اس جماعت میں داخل نہیں ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 157)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

تمباکو نوشی چھوڑنا ممکن ہے!

کینسر کا پیش خیمہ۔ علاج وحل

(قسط: اوّل)

ہندوستان میں تمباکو کے خلاف پہلا حکم نامہ بادشاہ جہانگیر نے جاری کیا تھا کیونکہ اُسے اُس کی بد بو بہت بُری لگتی تھی۔ گذشتہ چند دہاکوں سے تمباکو نوشی ایک علاقائی یا صوبائی مسئلہ نہیں رہا بلکہ اس نے ایک عالمی مسئلہ کی شکل اختیار کرلی ہے۔ عالمی ادارہ صحت W.H.O ساری دنیا کے سائنس دانوں، ماہر ڈاکٹروں کی کھوج کا نتیجہ سامنے آیا تو حکومتوں کو معلوم ہوا کہ تمباکو کے نقصانات اس کے فوائد سے بہت زیادہ ہیں۔ اس لئے حکومتوں نے اس کام کو اپنے ذمہ لیا کہ وہ عوام کو اس بُرائی سے دور کریں۔ اس کوشش کے نتیجہ میں مثبت کوشش کا آغاز ہو چکا ہے لیکن ابھی بھی بہت سے لوگ ہیں جو تمباکو کے خطرات کو صحت پر پڑنے والے اثرات کو جانتے ہوئے بھی تمباکو کی لعنت کو چھوڑنے کو تیار نہیں ہیں۔ شہروں اور قصبوں میں تمباکو کو بد بودار دھوئیں کی شکل میں جسم میں داخل کیا جارہا ہے جبکہ گاؤں دیہاتوں اور چھوٹے قصبوں میں تمباکو کو منہ میں رکھ کر چبایا جارہا ہے۔ اب ایک تیسری شکل گٹکے کی صورت میں سامنے آئی ہے۔ تینوں طریقوں سے تمباکو کی راہ کینسر کی راہ بنتی جارہی ہے۔

ایک اہم سوال جس کو ہر قاری جاننا ضروری سمجھتا ہے وہ یہ کہ باوجود تمباکو کے صحت پر پڑنے والے نقصانات اور اثرات کو جاننے سمجھنے کے لوگ اس قاتل نشہ کے عادی کیسے بن جاتے ہیں؟ دراصل اس کا جواب موجودہ تحقیقوں سے ظاہر ہو رہا ہے۔ تمباکو میں جو اجزاء پائے جاتے ہیں ان میں سے ایک نکوٹین ہے۔ یہ ایک طاقتور ڈرگ ہے جو تمباکو پینے والے کے دماغ کو متاثر کرتا ہے۔ تمباکو نوشی کرنے والا اس اثر کے تحت ایک قسم کا مزہ اور لذت حاصل کر رہا ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ بعد انسانی دماغ اس کے مطابق ڈھل جاتا ہے اور آدمی کے موڈ یا اُس کی قدرتی توانائی سطحوں میں کمی آجاتی ہے۔ آہستہ آہستہ تمباکو نوشی کرنے والے کے دل میں خود کو توانائی سے بھرپور کرنے کیلئے سگریٹ بیڑی گٹکے کی طلب ہونے لگتی ہے۔ تمباکو نوشی کرنے والا ''اچھا'' محسوس ہونے کیلئے ہر بار پہلے سے بڑھ کر نکوٹین کی ضرورت محسوس کرتا ہے اور پھر یہ حالت آتی ہے کہ انسان کے جسم کو نارمل محسوس کرنے کیلئے بھی نکوٹین کی طلب رہنے لگتی ہے نکوٹین کے بعد کچھ گھنٹے رہنے سے ہی آدمی کے جسم میں سردرد، تناؤ غصہ بے چینی، دماغ اور نظام کے دوران خون کے سونے جیسی علامات پیدا ہوسکتی ہیں۔

تمباکو نوشی کرنے والوں کے دماغ میں تمباکو میں موجود نکوٹین ایک کیمیکل چھوڑتا ہے جس سے تمباکو پینے یا کھانے والے کو سکون محسوس ہوتا ہے اور اُس وقت انسان اپنے آپ کو زیادہ چست بھی محسوس کر رہا ہوتا ہے۔ نکوٹین نام کا یہ ڈرگ زہر کا کام کرتا ہے اس کے استعمال سے جسم میں خون کے تھکے جمنے کا رجحان بڑھ جاتا ہے اور دل کے کام کرنے کی رفتار تیز ہوجاتی ہے۔ جو جان لیوا ثابت ہوتی ہے۔

دنیا بھر میں سموکنگ کرنے والوں میں ۱۰ فیصد بھارت میں رہتے ہیں۔ بھارت میں صرف تمباکو کھانے کی وجہ سے ہر دن تقریباً ۲۵۰۰ لوگوں کی موت ہوجاتی ہے۔ لاسینٹ کی طرف سے جاری کی گئی رپورٹ میں بھارت میں ۲۰۱۰ میں ۳۰ سے لیکر ۶۹ سال کی عمر والے ۱۲۰۰۰۰ انسان تمباکو کے کینسر سے مرے۔ ان میں ۸۴۰۰۰ مرد تھے اور باقی ۳۶۰۰ عورتیں۔ کینسر سے کل ۳۹۵۰۰۰ موتیں بھارت میں ہوئیں۔ یعنی تقریباً تیسرا حصہ کینسر کے مریض، تمباکو نوشی کی وجہ سے اس مرض کے شکار بنے۔ سگریٹ بیڑی استعمال کرنے سے پھیپھڑوں کا کینسر بنتا ہے۔ جبکہ گٹکا، زردہ وغیرہ کھانے سے مونہہ کا کینسر بنتا ہے۔ ایک عالمی تجزیہ کے مطابق بھارت میں ۱۷ کروڑ لوگ تمباکو منہ میں چبا کر کھاتے ہیں جبکہ ۱۲ کروڑ لوگ بیڑی سگریٹ اور حقے کے ذریعہ تمباکو پیتے ہیں۔

دنیا کے ۲۰ سب سے زیادہ سموکنگ کرنے والے ملکوں کی عورتوں کی فہرست میں بھارتیہ عورتوں کا تیسرا نمبر ہے۔ ملک میں سموکنگ کرنے والی عورتوں کا قومی اوسط ۱۵ فیصد ہے لیکن کال سینٹرز اور میڈیا میں کام کرنے والی تقریباً ۸ فیصد عورتیں سگریٹ کی لت کا شکار ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ ۲۳ سال کی اوسط عمر والی یہ عورتیں تمباکو کے نقصانات وخطرات سے انجان ہیں لیکن خود کو ماڈرن اور ترقی پسند دکھانے کی لالچ میں ان خطروں کی ان دیکھی کر رہی ہیں۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ تمباکو کا استعمال آج اتنا وسیع ہو چکا ہے کہ اس نے عام لوگوں کی 'افیم' کی شکل اختیار کرلی ہے۔ صوبائی حکومتیں جہاں ایک طرف تمباکو کے نقصانات کو بتا کر اس کے نقصانات سے عوام کو روکتی ہیں وہاں چند روپیوں کی خاطر اس لالچ اور ملک کی اقتصادیات درست کرنے کے نام پر ہزاروں کروڑوں روپے کی آمد تمباکو سے پیدا کرتی ہیں۔ اپنے مفادات کیلئے تمباکو انڈسٹری بھی دنیا بھر میں لوگوں پر تمباکو استعمال کے بداثرات کو کم کر کے بیان کرتی ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ تمباکو کے عارضی فائدہ کی نسبت دائمی نقصانات بے شمار ہیں۔ بھارت کے محکمہ صحت کی رپورٹ ۲۰۰۲۔۲۰۰۳ کو اُٹھا کر دیکھیں اس رپورٹ کے مطابق تمباکو سے ہونے والی سرکاری آمد ۲۷۰۰ کروڑ روپے تھی مگر اس کے برعکس تمباکو سے ہونے والی بیماریوں پر ۳۰۸۳۳ کروڑ روپے خرچ کئے گئے۔ حکومت نے اپنی ذمہ داری سے فارغ ہونے کیلئے ۲۰۰۳ میں ایک قانون بنایا کہ سگریٹ اور بیڑی اس طرح تمباکو والی اشیاء کے اشتہار کے لئے پابندی لگائی جائے۔

۲/اکتوبر ۲۰۰۸ کو پبلک پلیس، عوامی جگہوں پر سرعام سگریٹ نوشی پر پابندی لگائی گئی۔ تا سگریٹ کا دھواں ان لوگوں کو نقصان نہ پہنچائے جو سگریٹ نوشی نہیں کرتے۔ حکومت نے قانون تو بنا دیا لیکن عملاً اسے صد فیصد لاگو نہیں کر پائی۔ آج بھی آپ کو سرعام بس اڈوں، ریلوے اسٹیشنوں میں اس تمباکو مخالف قانون کی دھجیاں اُڑتی نظر آجائیں گی۔ حالانکہ اس ایکٹ کے مطابق پہلی بار عوامی جگہوں پر سگریٹ نوشی کرنے سے ۲۰۰ روپے جرمانہ اور دوبارہ پینے پر ۱۱۰۰ روپے تک جرمانہ کیا جاسکتا ہے۔ حکومت سے ہٹ کر تمباکو انڈسٹری سگریٹ کے پیکٹ پر باریک لائن میں ''سگریٹ نوشی صحت کیلئے مضر ہے'' لکھ کر اپنی ذمہ داری سے آزاد ہو جاتی ہے۔ لیکن ضروری امر یہ ہے کہ اس لعنت سے محفوظ رہنے کیلئے اور زیادہ موثر اور عملی اقدامات اٹھانے ضروری ہیں۔

اس کیلئے سب سے ضروری علاج یہ ہے کہ سرکاریں مضبوط ارادے کے ساتھ یہ کوشش شروع کریں کہ وہ اپنی عوام کو دیگر نشوں کے ساتھ ساتھ تمباکو کے نشہ سے بھی دور رکھیں گی۔ حکومت فرانس نے اس کا حل یہ سوچا کہ تمباکو سے بنی اشیاء پر ٹیکس بڑھایا جائے تاکہ یہ اشیاء مہنگی ہوجائیں ۱۹۹۰ سے لیکر ۲۰۰۵ تک فرانس سرکار نے تمباکو اشیاء کے اوپر ٹیکس تین گنا تک بڑھا دیا ہے جس کی وجہ سے ان اشیاء کی کھپت آدھی رہ گئی ہے لیکن یہ کوئی دیرپا اور مستقل علاج نہیں۔ جب بھی عوام کے پاس دولت کی زیادتی ہوگی وہ دوبارہ سگریٹ نوشی شروع کر دیں گے۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ عوام کو خود بیدار کیا جائے کہ وہ اس خطرناک زہر کو پینا چھوڑ دیں تمباکو استعمال کی عادت چھوڑنا بھلے آسان نہ ہو لیکن یہ کوئی ناممکن کام نہیں ہے۔ صرف اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہم تمباکو کے غلام نہیں ہیں اپنی قوت ارادی سے ہر مضبوط قوت ارادی والا شخص اس مہلک زہر سے آزاد ہوسکتا ہے۔

انشاء اللہ اگلی قسط میں ہم اسلامی نقطہ نگاہ سے تمباکو نوشی کے متعلق مزید گفتگو کریں گے اور تاریخی واقعات سے سمجھیں گے کہ کس طرح مضبوط قوت ارادی کے نتیجہ میں اس برائی سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔

(جاری) (شیخ مجاہد احمد شاستری)

ہے دست قبلہ نما لا الٰہ اِلّا اللہ

منظوم کلام سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

ہے دست قبلہ نما لا الٰہ اِلّا اللہ ۔ ہے درد دل کی دوا لا الٰہ اِلّا اللہ
کسی کی چشم فسوں ساز نے کیا جادو ۔ تو دل سے نکلی صدا لا الٰہ اِلّا اللہ
جو پھونکا جائے گا کانوں میں دل کے مردوں کے ۔ کرے گا حشر بپا لا الٰہ اِلّا اللہ
قریب تھا کہ میں گر جاؤں بار عصیاں سے ۔ بنا ہے لیک عصا لا الٰہ اِلّا اللہ
گرہ نہیں رہی باقی کوئی میرے دل کی ۔ ہوا ہے عقدہ کشا لا الٰہ اِلّا اللہ
تیرا تو دل ہے صنم خانہ پھر تجھے کیا نفع ۔ اگر زباں سے کہا لا الٰہ اِلّا اللہ

ہزاروں بلکہ ہیں لاکھوں علاج روحانی
مگر ہے روحِ شفاء لا الٰہ اِلّا اللہ

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض صحابہ کے حضور علیہ السلام پر کامل یقین، آپؑ کی کتب کے غیر معمولی اثرات اور خوابوں کے ذریعہ حضور علیہ السلام کی صداقت کی طرف رہنمائی کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا 'ہماری کتابوں کو پڑھنے والا کبھی مغلوب نہیں ہوگا'۔ یہ خزانہ آج بھی ہمارے پاس ہے۔ اسے حاصل کرنے کی، پڑھنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ اب تو یہ بہت سی کتابیں مختلف زبانوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترجمہ بھی ہو چکی ہیں۔

مکرم سعد فاروق شہید صاحب کے والد مکرم و محترم چوہدری نصرت محمود صاحب ابن مکرم چوہدری منظور احمد گوندل صاحب کی شہادت، شہید مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 30 نومبر 2012ء بمطابق 30 نبوت 1391 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل مورخہ 21 دسمبر 2012 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اس وقت مَیں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متفرق واقعات پیش کروں گا جن میں صحابہ کا آپ پر کامل یقین اور اُس کے واقعات ہیں۔ پھر صحابہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا جو اثر ہوا، اُن کو پڑھ کر جو اُن کے دل میں سچائی ظاہر ہوئی، ان کے ایک دو واقعات ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے کس طرح خوابوں کے ذریعے رہنمائی فرمائی، وہ واقعات ہیں، ایک ایک واقعہ ہی ہے۔ کیونکہ واقعات لمبے ہیں اس لئے مَیں نے ایک دو لئے ہیں۔

حضرت شیخ زین العابدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہماری بھاوج بیمار ہو گئیں اور سخت بیمار ہوئیں۔ ہم نے سوچا کہ اب سوائے قادیان جانے کے اور کوئی ٹھکانہ نہیں۔ یعنی وہیں لے چلتے ہیں وہاں حضرت خلیفہ اول ہیں، حکمت، اُن سے علاج کرائیں گے یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے درخواست کریں گے اور ساتھ دعا۔ بہر حال کہتے ہیں ہم چل پڑے، والدہ بھی ساتھ تھیں اور بھائی بھی ساتھ تھا۔ راستے میں ہم نے (کیونکہ ہاتھ سے لکھا گیا ہے اس لئے صحیح طرح وہاں سے پڑھا نہیں جاتا۔ بہر حال یہی لکھا ہے کہ) لڑکی کو سمجھایا۔ یعنی اُس بیمار عورت کو کہ حضرت صاحب کہیں گے کہ مولوی نورالدین صاحب سے تمہارا علاج کراتے ہیں مگر تم کہنا کہ میں تو حضور ہی کا علاج چاہتی ہوں، مولوی صاحب سے ہرگز علاج نہیں کرواؤں گی۔ کہتے ہیں جب ہم قادیان پہنچے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی فرمایا کہ مولوی صاحب آپ کا علاج کریں گے۔ مگر اُس لڑکی نے کہا کہ حضور مَیں تو مولوی صاحب کے علاج کرنے کیلئے تیار نہیں۔ حضور خود ہی علاج کریں۔ حضور علیہ السلام نے ایک دوائی لکھ دی اور تین بوتلیں شہد کی گھر سے لا کر دے دیں اور فرمایا کہ مَیں کل لدھیانہ جا رہا ہوں، آپ یہ علاج شروع کریں، بیماری خطرناک ہے اس لئے مجھے بذریعہ خط اطلاع دینا یا خود پہنچنا۔ کہتے ہیں ہم نے وہ نسخہ لے لیا اور حضرت مولانا نورالدین کو دکھایا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ نسخہ اس بیماری والے کے لئے سخت مضر ہے۔ اگر مَیں کسی ایسے مریض کو یہ نسخہ دوں تو وہ ایک منٹ میں مر جائے گا۔ مگر یہ نسخہ حضور کا ہے اس لئے یہ لڑکی ضرور صحت یاب ہو جائے گی۔ چنانچہ ہم نے وہ نسخہ استعمال کروایا اور لڑکی کو دو تین دن میں ہی آرام ہو گیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 11 صفحہ 70-69 روایت حضرت شیخ زین العابدین صاحبؓ)

حضرت خلیفہ اولؓ کا بھی تو خیر یہ کامل یقین تھا ہی، اسی لئے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نورالدین جیسے مجھے مل جائیں تو انقلاب پیدا ہو جائیں۔ لیکن اُن دیہاتیوں کا بھی یہ ایمان تھا کہ جیسا بھی نسخہ ہے ہم نے استعمال کرنا ہے اور اسی سے شفا ہو گی اور اللہ تعالیٰ نے شفا بخشی۔

حضرت میاں محمد شریف صاحب کشمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میاں جمال الدین صاحب سیکھوانی برادر مولوی امام الدین صاحب سیکھوانی نے حضور سے عرض کیا (حضور مسجد میں اوپر تشریف رکھتے تھے) کہ حضور یہ ہمارا بھائی محمد شریف ہے اور ان کی طرف طاعون کی بیماری کا بہت زور ہے۔ یعنی اُس علاقے میں جہاں سے یہ آئے تھے۔ ان کے لئے دعا کریں۔ تو حضور علیہ السلام نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ طاعون کس طرح ہوتی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ پہلے چوہے مرتے ہیں۔ فرمانے لگے کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نوٹس ہے۔ پھر میں نے عرض کیا کہ حضور! جب سرخ پھوڑا نکلے تو وہ بیمار بچ جاتا ہے اور زرد والا نہیں بچتا۔ حضور نے فرمایا کہ کیا آپ وہاں جایا کرتے ہیں؟ مَیں نے عرض کیا، پوچھا کیا مَیں جایا کروں؟ آپ نے فرمایا کہ پرہیز ہی اچھا ہے۔ عام طور پر اُن کے پاس نہ جایا کرو۔ مگر جس کو ایمان حاصل ہے اُس کو کوئی خطرہ نہیں وہ طاعون سے نہ مرے گا۔ مَیں نے عرض کیا کہ میری بیوی طاعون سے مری ہے۔ حضور نے فرمایا معلوم ہوتا ہے مجھ پر اُس کا کامل ایمان نہیں تھا۔ اگر ایمان ہوتا تو وہ ایسی بیماری سے نہ مرتی۔ تو کہتے ہیں میں سمجھ گیا کہ اُس نے بیعت نہیں کی تھی۔ پھر حضور نے فرمایا کہ آپ استغفار پڑھا کریں۔ ہمارا سارا کنبہ بیماری میں مبتلا تھا۔ حضور کو میں نے لکھا تو حضور نے پھر فرمایا کہ استغفار پڑھو اور ہم نے پڑھا اور اللہ کے فضل سے سب اچھے ہو گئے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 116-115 روایت حضرت میاں محمد شریف صاحب کشمیریؓ)

میاں محمد شریف کشمیری صاحب ہی فرماتے ہیں کہ جمال الدین صاحب سیکھوانی ولد میاں صدیق صاحب نے مجھے بتایا کہ مَیں نے خیال کیا کہ جب بادشاہ کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے کا یہ الہام ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" تو کیا ہمیں برکت حاصل نہ ہو گی۔ اُن کی آنکھوں سے پانی بہتا تھا۔ انہوں نے حضور کی پگڑی کا پلہ ایک موقع ملا اُن کو تو آنکھوں پر پھیرا تو آنکھیں اچھی ہو گئیں۔ کہتے ہیں مجھے بھی ککرے تھے آنکھوں میں، میں نے بھی پلّہ اپنی آنکھوں پر پھیرا اور وہ اچھی ہو گئیں۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 119-118 روایت حضرت میاں محمد شریف صاحب کشمیریؓ)

اب یہ ایک واقعہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کا اثر: بلکہ یہاں دو واقعات ہیں۔

حضرت میاں محمد الدین صاحب ولد میاں نورالدین صاحب فرماتے ہیں، (اپنا بیان دے رہے ہیں پچھلا چلتا چلا آ رہا ہے) کہ پہلے بیان کر چکا ہوں کہ آریہ، برہمو، دہریہ لیکچراروں کے بد اثر نے مجھے اور مجھ جیسے اور اکثروں کو ہلاک کر دیا تھا، یعنی خدا تعالیٰ سے دور لے گئے تھے، اسلام سے دور لے گئے تھے اور ان اثرات کے ماتحت لایعنی زندگی بسر کر رہا تھا کہ براہین احمدیہ پڑھنے کو ملی تو وہ پڑھنی شروع کی۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اُس نے کتاب پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ بہت سارے ایسے ہیں جن کو یہ توفیق ہی نہیں ملتی اور ضد اُن کی طبیعت میں ہوتی ہے لیکن بہر حال اللہ تعالیٰ نے فضل فرمانا تھا۔ کہتے ہیں مجھے براہین احمدیہ مل گئی، پڑھنی شروع کی۔ پڑھتے پڑھتے جب میں ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت کو پڑھتا ہوں، صفحہ 90 کے حاشیہ نمبر 2 پر اور صفحہ نمبر 149 کے حاشیہ نمبر 11 پر پہنچا تو معاً میری دہریت کافور ہو گئی۔ (یہ روحانی خزائن کی پہلی جلد کا صفحہ 78 ہے اور 'حاشیہ 2' انہوں نے میرا خیال ہے غلطی سے یہاں لکھا ہوا ہے۔ کیونکہ اردو میں پہلے

گنتی لکھی جاتی ہے۔ یہ 2 نہیں ہے، حاشیہ نمبر 4 ہے۔ اور اسی طرح روحانی خزائن کی جو جلد 1 ہے اُس کے صفحہ نمبر 153 میں یہ حوالہ ہے جو چار پانچ صفحے آگے حاشیہ نمبر 11 سے شروع ہوتا ہے۔ اس کو پڑھا جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کی ہستی کی بات واضح ہوتی ہے۔) بہر حال یہ کہتے ہیں کہ مَیں وہاں پہنچا تو معاً میری دہریت کافور ہوگئی اور میری آنکھ ایسے کھلی جس طرح کوئی سویا ہوا یا مرا ہوا جاگ کر زندہ ہو جاتا ہے۔ سردی کا موسم، جنوری 1893ء کی 19 تاریخ تھی۔ آدھی رات کا وقت تھا کہ جب میں ''ہونا چاہئے'' اور ''ہے'' کے مقام پر پہنچا۔ (یہاں اللہ تعالیٰ کی ہستی کا بیان ہو رہا ہے۔) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے ہیں کہ ہر چیز جو وجود میں آتی ہے یہ خیال پیدا ہوتا ہے اُس کو بنانے والا کوئی 'ہونا چاہئے' اور یہ کہ اس کا بنانے والا کوئی 'ہے'۔ یہ دو چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمائی ہیں۔ سو یہ چیز ہے اصل میں جو خدا تعالیٰ کے وجود پر کامل یقین پیدا کرتی ہے۔ بہر حال اس مضمون کی گہرائی تو بہت ہے، تفصیل میں اس وقت تو نہیں جایا جا سکتا۔ براہین احمدیہ میں جو لکھا ہوا ہے وہ پڑھیں) کہتے ہیں بہر حال آدھی رات کا وقت تھا جب مَیں یہ کتاب پڑھ رہا تھا۔ ''ہونا چاہئے'' اور ''ہے'' کے مقام پر پہنچا تو پڑھتے ہی معاً توبہ کی طرف توجہ پیدا ہوئی اور مَیں نے توبہ کر لی۔ کورا گھڑا پانی کا بھرا ہوا صحن میں پڑا تھا۔ یعنی نیا گھڑا ٹھنڈے پانی کا صحن میں پڑا ہوا تھا، جنوری کے دن اور پانی گھڑے کا کتنا یخ ہوگا، تصور کریں۔ اور تختہ سہ پائی میرے پاس تھی، سرد پانی سے لاچا (تہ بند) پاک کیا۔ ٹھنڈے پانی سے اپنا تہ بند جو ہے اُس کو دھویا۔ میرا ملازم مسمّی منگتو سو رہا تھا۔ وہ بھی جب مَیں دھو رہا تھا تو جاگ پڑا اور وہ مجھ سے پوچھتا ہے کہ کیا ہوا؟ کیا ہوا؟ یہ تہ بند جو ہے، لاچا ہے مجھے دو مَیں دھوتا ہوں۔ مگر مَیں اُس وقت ایسی شراب پی چکا تھا کہ جس کا نشہ مجھے کسی سے کلام کرنے کی اجازت نہ دیتا تھا۔ آخر منگتو اپنا سارا زور لگا کر خاموش ہو گیا اور کہتے ہیں کہ گیلا تہ بند باندھ کے مَیں نے نماز پڑھنی شروع کی اور منگتو دیکھتا گیا اور محویت کے عالم میں میری نماز اس قدر لمبی ہوئی کہ منگتو جو ملازم تھا وہ تھک کے سو گیا اور مَیں نماز میں مشغول رہا۔ پس یہ نماز براہین نے پڑھائی کہ بعد ازاں اب تک مَیں نے نماز نہیں چھوڑی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ معجزہ بیان کرنے کے لئے مذکورہ بالا طوطیہ تمہید مَیں نے باندھا تھا۔ یعنی یہ لمبی اور خوبصورت تمہید مَیں نے یہ معجزہ بیان کرنے کے لئے باندھی ہے کہ کس طرح براہین احمدیہ نے میرے اندر ایک انقلاب پیدا کیا۔ کہتے ہیں عین جوانی میں بحالت ناکتخدا (یعنی میرے جوانی کے دن تھے اور مَیں غیر شادی شدہ بھی تھا) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ ایمان جو ثریا سے شاید اوپر ہی گیا ہوا تھا اتار کر میرے دل پر داخل کیا اور ''مسلماں را مسلماں باز کردند'' کا مصداق بنایا۔ جس رات میں مَیں بحالت کفر داخل ہوا تھا اس کی صبح مجھ پر بحالت اسلام ہوئی۔ براہین احمدیہ پڑھنے کی وجہ سے۔ اس مسلمانی پر جب میری صبح ہوئی تو مَیں وہ محمد دین نہ تھا جو کل شام تک تھا۔ فطرتاً مجھ میں حیا کی خصلت اچھی تھی۔ فطرت میں یہ تھا میرے اندر حیا تھی لیکن اوباشوں کی صحبت میں عنقا ہو چکی تھی (یعنی ختم ہوگئی تھی غلط لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کی وجہ سے۔) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے مجھے وہی خصلت حیا واپس دی۔ میں اس وقت اس آیت کے پرتو کے تحت مزے لے رہا تھا۔ سورۃ حجرات کی یہ آیت نمبر 7 یہاں لکھا ہے لیکن یہ 8,9 آیت ہے کہ اللّٰہَ حَبَّبَ اِلَیۡکُمُ الۡاِیۡمَانَ وَزَیَّنَہٗ فِیۡ قُلُوۡبِکُمۡ وَ کَرَّہَ اِلَیۡکُمُ الۡکُفۡرَ وَالۡفُسُوۡقَ وَالۡعِصۡیَانَ۔ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الرّٰشِدُوۡنَ۔ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰہِ وَنِعۡمَۃً۔ وَاللّٰہُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ (الحجرات:8-9) یعنی اللہ نے تمہارے لئے ایمان کو محبوب بنا دیا اور تمہارے دلوں میں سجا دیا ہے اور کفر اور بداعمالی اور نافرمانی سے کراہت پیدا کر دی ہے۔ یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ اللہ کی طرف سے ایک بڑے فضل اور نعمت کے طور پر یہ ہے۔ اللہ دائمی علم رکھنے والا اور حکمت رکھنے والا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایمان لانے کے ساتھ ہی قرآن کی عظمت اور محبت نے میرے دل میں ڈیرہ لگایا۔ گویا علم شریعت جو ایمان کی جڑ ہے اُس کے حاصل کرنے کا شوق اور فکر دامنگیر ہوا۔ ازاں بعد سال 1893ء، 1894ء میں براہین احمدیہ کا ایک دور ختم کیا جو نمازِ تہجد کے بعد پڑھتا تھا اور پھر آئینہ کمالاتِ اسلام پڑھا جو ''توضیح المرام'' کی تفسیر ہے۔ حضرت قبلہ منشی مرزا جلال الدین صاحب پنشنر منشی رسالہ نمبر 12 ساکن بولانی تحصیل کھاریاں ضلع گجرات دو ماہ کی رخصت لے کر سیالکوٹ چھاؤنی سے بولانی تشریف لائے اور بولانی ہی میں مَیں پٹواری تھا۔ اُن سے پتہ پوچھ کر بیعت کا خط لکھ دیا جس کا جواب مجھے اکتوبر 1894ء میں ملا۔ جس میں لکھا تھا کہ ظاہری بیعت بھی ضروری ہے جو میں نے 5/جون 1895ء مسجد مبارک کی چھت پر بالا خانے کے دروازے کی چوکھٹ کے مشرقی بازو کے ساتھ حضرت صاحب سے کی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 47-46 روایت حضرت میاں محمد الدین صاحبؓ)

حضرت میاں محمد دین صاحبؓ ولد میاں نور الدین صاحب ہی فرماتے ہیں۔ میرے دل میں گزرا کہ مَیں علمِ دین سے ناواقف ہوں اور مولوی لوگ مجھے تنگ کریں گے۔ مَیں کیا کروں گا اور پوچھنے سے بھی شرم کر رہا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یا کسی اور سے بھی پوچھنے سے شرم تھی۔ جو آپ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بغیر میرے پوچھے اُس کا جواب دیا۔ کہتے ہیں کہ میرے سوال کہ جب آپ کے بائیں پہلو پر لیٹے ہوئے تھے، مسجد مبارک کے چھت پر محراب میں تھے اور آپ کا سر جانبِ شمال تھا اور مَیں پیٹھ کے پیچھے بیٹھ کر مشرق کی طرف منہ کر کے آپ کو مٹھیاں بھر رہا تھا، دبا رہا تھا۔ پوچھنے سے مجھے شرم تھی لیکن بہر حال مَیں بیٹھا تھا دل میں خیال آیا دباتے ہوئے تو کہتے ہیں لیٹے لیٹے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میری طرف منہ فرمایا اور ایسے بلند لہجہ اور رعب ناک آواز سے فرمایا کہ مَیں کانپ گیا۔ فرمایا ''ہماری کتابوں کو پڑھنے والا کبھی مغلوب نہیں ہوگا''۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 49 روایت حضرت میاں محمد الدین صاحبؓ)

(پس یہ خزانہ تو آج بھی ہمارے پاس ہے، اسے حاصل کرنے کی، پڑھنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ اب تو یہ بہت سی کتابیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی ہو چکی ہیں۔)

ایک روایت میں حضرت چوہدری فتح محمد صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک میرے بھائی نواب دین کو خواب آیا کہ حضور نے میرے سے آٹھ آنے کے پیسے مانگے ہیں۔ پھر مَیں اور نواب دین دونوں پیسے دینے گئے اور خواب سنائی تو حضور نے فرمایا کہ اس خواب کے نتیجے میں تم علم پڑھو گے۔ سو جب مولوی سکندر علی ہمارے گاؤں میں آ گئے تو اُن سے میں نے اور نواب دین نے بلکہ اور بہت سارے لوگوں نے قرآن مجید پڑھا اور کچھ اُردو کی کتابیں بھی پڑھیں۔ جو حضور کا فرمانا تھا پورا ہو گیا۔ پھر آگے کہتے ہیں کہ ہمارے گاؤں میں ایک پیپل کا درخت تھا جو ہم نے مرزا نظام الدین صاحب کے پاس فروخت کیا تھا اور اُس وقت ہمارے گاؤں میں بیماری طاعون تھی اور ہم نے وہ روپے جو پیپل کی قیمت کے تھے وہ سیر پر آتے وقت حضرت صاحب کے آگے نذر کر دیئے اور حضور راستے سے ہٹ کر ہمارے گاؤں میں مسجد کے پاس آ کر دعا کرنے لگ گئے اور بیماری دور ہو گئی۔ گاؤں میں جو بیماری تھی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 1 صفحہ 57-56 روایت حضرت چوہدری فتح محمد صاحبؓ)

حضرت فضل دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بیعت کا ذکر فرماتے ہوئے بیان فرماتے ہیں کہ مَیں پہلے پہل ایک آزادانہ خیال کا آدمی تھا۔ چند سال آزاد خیالی میں گزر گئے۔ بعدہٗ رفتہ رفتہ چند دوستوں کی صحبت سے بہرہ ور ہو کر میں نقشبندی خاندان کا مرید ہو گیا کیونکہ میرے دوست بھی نقشبندی خاندان کے مرید تھے اور وہ ہمارا مرشد ہمارے ہی گاؤں میں رہتا تھا۔ چونکہ یہ خاندان اپنے آپ کو شریعت کا پابند کہلاتا تھا اور اپنا سلسلہ حضرت ابو بکر صدیقؓ سے ملاتا تھا اس واسطے شروع بیعت میں مجھ کو نماز اور روزہ کی سخت تاکید فرمائی اور نماز تہجد کی بھی تاکیداً تاکید فرمائی اور حکم دیا کہ نماز تہجد کبھی بھی نہ چھوڑی جاوے اور ساتھ ہی یہ حکم بھی دیا کہ جو خواب آوے وہ کسی سے بیان نہ کی جائے۔ اس عرصے میں مجھ کو کئی خوابیں آئیں اور مَیں نے وہ کسی سے بیان نہ کیں۔ چونکہ مَیں کام معماری کا کرتا تھا بسبب نہ ملنے کام کے مَیں باجازت اپنے مرشد کے بمع بیوی امرتسر چلا گیا اور وہاں ایک مکان کرایہ پر رہنے لگا۔ وہاں ہی کام کرتا تھا۔ عرصہ دو سال کے بعد ایک دن میں نماز تہجد کی پڑھ کر وظائف میں مصروف تھا کہ وظائف کی حالت میں مجھے نیند سی آ گئی اور مَیں جائے نماز پر لیٹ گیا۔ چنانچہ مَیں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان سے ایک فوج فرشتوں کی بشکل انسانی میرے اردگرد کچھ فاصلے پر حلقہ کر کے بیٹھ گئے اور ایک افسر جو عہدہ جرنیلی کا رکھتا تھا، میرے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ اُس کے بیٹھنے کے بعد ایک تخت زرّیں آسمان سے اترا اور اُس حلقے کے اندر تخت رکھ دیا گیا اور سب فوج تعظیماً کھڑی ہو گئی اور جب میں نے دیکھا تو اس تخت زرّیں پر دو بزرگ ہمشکل اور نورانی شکل اور ہر طرف اُن کے نور ہی نور تھا بیٹھے تھے۔ تب مَیں نے اس افسر سے جو میرے نزدیک تھا پوچھا کہ یہ بزرگ کون ہیں؟ تب اُس نے کہا کہ جو بزرگ دائیں طرف تخت پر ہیں وہ خدا کا پیارا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور جو بائیں طرف ہیں وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیارا ابنِ مریم ہیں۔ میں نے کہا ابنِ مریم تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام ہے جو اسرائیل کا نبی تھا۔ اُس نے کہا یہ وہ نہیں، وہ تو فوت ہو چکا۔ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے پیارا ابنِ مریم ہے۔ اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبانِ مبارک سے یہ آوازہ فرمایا اور اس افسر کو فرمایا کہ بلند آواز سے لوگوں کو کہہ دے کہ جب یہ ہمارا ابنِ مریم آوے، اُس کی تابعداری کرنی ضروری ہے اور جس نے تابعداری نہ کی وہ مجھ سے نہیں۔ اس عرصے میں میری بیوی نے مجھے جگا دیا اور کہا کہ صبح کی اذان ہو گئی ہے آپ تہجد کے بعد کبھی سوئے نہیں تھے، اٹھو اور نماز کے لئے مسجد میں جاؤ۔ اُس وقت اپنی بیوی پر میں بہت خفا ہوا کہ تو نے مجھ کو کیوں جگایا۔ خیر اگلے روز میں گاؤں کو چلا گیا اور تمام ماجرا مَیں نے اپنے خواب کا اپنے مرشد کو کہہ سنایا۔ اُس نے کہا کہ مبارک ہو تم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ اور پھر کہا کہ اب ہم غیر کے علاقے میں ہوں گے اور عنقریب ابن مریم نازل ہوں گے۔ یعنی خواب کی تعبیر یہ کی، غیر کے علاقے میں ہوں گے عنقریب ابنِ مریم نازل ہوں گے۔ بلکہ یہ زمانہ مسیح موعود کا ہی زمانہ ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ جو اُس کو

پاویں گے۔ یہ مرشد نے جواب دیا۔ کہتے ہیں اس کے بعد مَیں نے محکمہ نہر میں مستری کی ملازمت کی۔ ایک بابو کے ذریعے سے اور اس ملازمت میں کسی کلرک کے ذریعے سے ملازمت کی اور ملازمت میں مجھ کو بہت سی خوابیں آئیں اور بسبب منع کرنے کے (یعنی اُس پیر اور مرشد جو تھا اُس نے منع کیا تھا کہ خوابیں نہیں بتانی) تو منع کرنے کی وجہ سے مَیں نے کسی سے ظاہر نہ کیں۔ پندرہ بیس سال تک مَیں نے ملازمت کی۔ بعد میں ملازمت چھوڑ کر اپنے گاؤں کو چلا گیا اور اپنے گھر پر رہنے لگا۔ لہٰذا ہماری برادری میں سے مولوی محمد چراغ صاحب جو ہمارے استاد بھی تھے اور وہ پکے اہلحدیث تھے۔ جب مَیں ملازمت چھوڑ کر واپس چلا آیا تو اُن کو مَیں نے احمدی طریقے پر پایا۔ وہ احمدی ہوگئے تھے اور میرے ساتھ حضرت صاحب کے سلسلے کی گفتگو شروع کردی لیکن مَیں نے کوئی دلچسپی ظاہر نہ کی کیونکہ مَیں فقیروں کا معتقد تھا اور جانتا تھا کہ فقیر ہی اصل شریعت کے مالک ہیں۔ اس واسطے مَیں نے مولوی صاحب کو کوئی جواب نہ دیا اور یہ کہہ کر ٹال دیا کہ ہاں آجکل ایسے لوگوں نے دوکانداریاں بنا رکھی ہیں اور خلقِ خدا کو دھوکہ دیتے ہیں۔ لہٰذا مَیں نے ارادہ کیا کہ اپنے مرشد سے تحقیقات کراؤں کہ کیا یہ دعویٰ حضرت صاحب منجانب اللہ ہے یا دھوکہ ہے۔ جب مَیں اُن کے مکان پر گیا اور پیر صاحب کے لڑکے سے دریافت کیا کہ حضرت کہاں ہیں؟ تو اُس نے رو کر جواب دیا کہ وہ مرشد جو تھے ان کے وہ دو ماہ سے فوت ہوگئے ہیں اور ہم آپ کو اُن کی فوتیدگی کی اطلاع دینی بھول گئے، معاف فرمائیں۔ کہتے ہیں مجھے بڑا رنج ہوا اور صدمہ ہوا۔ مَیں روتا دھوتا گھر کو چلا آیا۔ ایک دن پھر مولوی صاحب نے مجھ سے کہا کہ تم خواندہ آدمی ہو، پڑھے لکھے آدمی ہو۔ حضرت صاحب کی تصنیفات دیکھنی چاہئیں۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو تحریرات ہیں، کتابیں ہیں، وہ دیکھنی چاہئیں۔ انہوں نے اُسی وقت مجھے ایک کتاب جس کا اسم شریف جلسہ مذاہب مہوتسو ہے، پڑھنے کو دیا۔ وہ مَیں نے سارا ختم کیا اور پھر انہوں نے مجھ کو براہین احمدیہ ہر چہار جلد دیں۔ جب مَیں نے ساری ختم کر لیں تو معاً میرے دل میں بات ڈالی گئی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کوئی ایسا لائق شخص ہوا ہے اور نہ کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسی کتاب شائع کی ہے جو تمام غیر مذاہب کو اسلام کی حقانیت پر دعوت دے۔ کہتے ہیں اس کے بعد میرا دل تذبذب میں پڑ گیا۔ دل میں یہ بات پیدا ہوگئی کہ اگر یہ شخص جس نے ایسی چیز دنیا کے سامنے پیش کی ہے سچا ہے تو اگر مَیں نے بیعت کر لی تو سچے کی بیعت کی اور اگر خوانخواستہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہوا تو ایک کاذب کی بیعت میں داخل ہوں گا۔ لہٰذا یہ خیال ایسا پکا دل میں گڑھ گیا کہ دو ماہ تک اس پر اڑا رہا۔ مولوی صاحب مجھ کو ہر چند سمجھاویں لیکن دل نہ مانے۔ ایک دن ماہِ رمضان المبارک کی پہلی تاریخ کو مَیں نے خدا تعالیٰ سے بڑے خشوع و خضوع سے یہ دعا کی کہ اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے! بواسطہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اگر یہ شخص یعنی مرزا صاحب سچا ہے اور تو نے ہی مامور کر کے دنیا کی اصلاح کے لئے نازل فرمایا ہے تو تُو اپنی ستاری سے مجھ کو کوئی نشان ظاہری یا کسی خواب کے ذریعے دکھادے۔ اگر مجھ کو کوئی نشان نہ دکھایا تو پھر مجھ پر قیامت کے دن تیری کوئی حجت نہ رہے گی، کیونکہ مجھ میں اتنی قوت نہیں کہ سچے اور جھوٹے میں امتیاز کرسکوں اور بس۔ جب پندرہ رمضان گزر رہے تو بعد تہجد میں جائے نماز پر لیٹ گیا تو خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ مَیں اور میرے ساتھ ایک اور آدمی کسی شہر کو چلے ہیں۔ راستے میں ہم کو ایک باغ نظر آیا جو چار دیواری اُس کی قریباً تین فٹ اونچی ہے۔ (باغ کی چار دیواری تین فٹ اونچی ہے) اُس دیوار کے پاس جا کر کیا دیکھتے ہیں کہ باغ گویا بہشت کا نمونہ ہے اور نہریں جاری ہیں لیکن پانی خشک تھوڑا تھوڑا چلتا نظر آرہا ہے اور عالی شان محل دکھائی دیتے ہیں۔ ہم نے ارادہ کیا کہ باغ کے اندر جا کر سیر کریں لہٰذا ہم دونوں چار دیواری پھاند کر اندر جانا چاہتے تھے۔ لیکن ہم نے بہت زور کیا لیکن چار دیواری کو پھاند کر اندر نہ پہنچے۔ پھر ہم نے پختہ ارادہ کر لیا۔ (یہ اپنی خواب سنا رہے ہیں بڑی لمبی خواب ہے) کہ ضرور اندر جانا ہے۔ چلو اب اس کا دروازہ معلوم کریں۔ پھر ہم تین طرف باغ کے پھرے۔ یعنی جنوب و مغرب اور شمال اور ان تینوں طرف سے ہم کو کوئی دروازہ نہ ملا۔ پھر ہم نے کہا کہ چلو مشرق کی طرف چلیں شاید اُس طرف سے ہم کو دروازہ مل جائے۔ جب باغ کے مشرق کی جانب روانہ ہوئے تو ہم کو ایک بزرگ ایک درخت کے سائے میں بیٹھے نظر آئے اور وہ بزرگ اپنے ہاتھ کے اشارے سے ہم کو پکار رہے تھے کہ ادھر آؤ ہم تم کو اس کا دروازہ بتلادیں اور اگر ہماری طرف نہ آوگے تو تم کو تمام عمر دروازہ باغ کا نہ ملے گا۔ جب ہم اس بزرگ کے پاس پہنچے تو معاً مجھ کو وہ خواب جو عرصے سے امرتسر میں آئی تھی وہ یاد آگئی کہ اس بزرگ کو مَیں نے تخت پر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خواب میں دیکھا تھا۔ (اس دوسری خواب میں دوسرے آدمی کو جو دیکھا تھا یہ بزرگ تھے۔) چنانچہ مَیں نے پوچھا کہ حضرت آپ کون بزرگ ہیں؟ تو آپ نے اپنی زبان مبارک سے یہ فرمایا کہ مَیں ابن مریم ہوں اور وہ دیکھو باغ کا دروازہ ہے۔ جاؤ سیر کرو۔ چنانچہ ہم دونوں باغ کے اندر چلے گئے اور خوب سیر کی۔ اتفاقاً مجھ کو پیاس لگی اور مَیں نے اپنے ساتھی کو کہا کہ ہم کو پیاس لگی ہے اور پانی نہروں کا بہت ہی نیچے ہے۔ ہاتھ نہیں پہنچتا، کیا کریں؟ ہم تھکے ہوئے ماندہ ہو کر ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک لڑکا کوئی دس بارہ سال کی عمر کا ایک محل سے برآمد ہوا۔ اُس کے ہاتھ میں ایک پیالہ بیضوی شکل تھا اول جیسا اور اس میں کوئی چیز تھی، میرے ہاتھ پر لا کر رکھ دیا اور کہا کہ لو تم اس کو پی لو۔ چنانچہ مجھ کو پیاس تو تھی مَیں نے اس سے پیالہ لے کر کوئی نصف کے قریب پی گیا اور باقی ماندہ اپنے ساتھی کو دیا۔ اُس لڑکے نے اُس کے ہاتھ سے پیالہ چھین کر مجھ کو دے دیا اور کہا کہ یہ تمہارا حصہ ہے اس کا اس میں حصہ نہیں۔ یعنی دوسرے شخص کا جو خواب میں ان کے ساتھ تھا اُس کا اس میں حصہ نہیں ہے۔ چنانچہ اس بات سے میرا ساتھی شرمندہ سا ہو کر کہنے لگا کہ چلو بہت دیر ہوگئی ہے۔ ہم نے ابھی دور جانا ہے۔ پس ہم جلدی جلدی دروازے کی طرف آئے۔ میرا ساتھی جلدی سے دروازے کے باہر چلا گیا اور مَیں ابھی اندر ہی تھا کہ ہمارے مولوی صاحب کا لڑکا آیا اور مجھ کو جگا کر کہنے لگا کہ کیا باعث ہے آپ تہجد کے بعد منزل قرآن شریف کی پڑھنے سے آج سو گئے۔ مَیں نے اُس کو خفا ہو کر کہا کہ مَیں ایک عمدہ خواب دیکھ رہا تھا۔ تم نے برا کیا جو جگا دیا۔ اُس نے جواب دیا کہ بندے خدا! صبح کی اذان ہوگئی ہے اور مولوی صاحب مسجد میں جماعت کا انتظار کر رہے ہوں گے۔ چلو نماز پڑھیں۔ کہتے ہیں لہٰذا ہم دونوں مسجد میں چلے گئے اور وضو کر کے مولوی صاحب کے ساتھ نماز باجماعت پڑھی۔ بعد فراغت نماز مَیں نے یہ تمام حالات خواب کے اور جس طرح سے خدا تعالیٰ سے دعا مانگی تھی اور جس طرح سے خدا نے مجھ کو خواب میں تمام حالات بتائے، سب مَیں نے مولوی صاحب سے بیان کر دیئے۔ اور یہ بھی بیان کر دیتا ہوں کہ ان دونوں کے سوائے مَیں نے حضرت مرزا صاحب کو اپنی پہلی تمام عمر میں کبھی نہ دیکھا تھا اور نہ ہی مَیں نے قادیان شریف کو، لہٰذا اس خواب کے بیان کرنے سے مولوی صاحب نے تعبیر میں یہ فرمایا کہ جو آپ نے باغ اور خشک نہریں اور محل وغیرہ دیکھے ہیں اس سے مراد باغ شریعت ہے اور نہریں علمائے زمانہ ہیں جو خشک ہوچکے ہیں ان کے پاس کوئی علم نہیں اب رہا۔ اصل شریعت ان کے پاس نہیں ہے اور محل اور مکان یہ عمل ہیں اور پیالے سے مراد بھی عمل ہیں جن میں کچھ قصور ہیں جو بیضوی یعنی سیدھے نہیں ہیں اور خواب میں جو مشرق کی طرف اشارہ ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے گاؤں سے قادیان خاص مشرق میں ہے اور خواہ حدیث مشرق والی سمجھ لیجئے، یعنی مسیح مشرق میں اترے گا۔ وہ بھی حدیث کا حوالہ بھی دے رہے ہیں کہ چاہے وہ سمجھ لو۔ اور وہ بزرگ جس کا آپ نے حلیہ بیان کیا ہے وہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی مسعود ہیں۔ اور ہاتھ کے اشارے سے یہ پتہ ہے کہ جب تک ہمارے سلسلے میں داخل نہ ہوگے تب تک شریعت اسلام اور بہشت کے دروازے کا آپ کو راستہ نہ ملے گا۔ آپ نے جو نشان مانگا تھا۔ یعنی نشان خداوند کریم نے آپ کو دکھا دیا ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ ہم نے جمعہ کے دن قادیان جانا ہے، آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں۔ اگر آپ کی خواب کے مطابق وہ بزرگ حضرت صاحب ہوئے تو مان لینا ورنہ کوئی جبر نہیں ہے۔ الغرض ہم بروز جمعرات قادیان کی طرف روانہ ہوگئے۔ جس وقت ہم قادیان میں پہنچے مجھ کو سخت بخار ہوگیا اور مولوی صاحب نے حضرت صاحب سے عرض کیا ہمارا لڑکا جو حق کی جستجو میں یہاں آیا ہے وہ روزہ کے ساتھ تھا اس کو بخار ہوگیا ہے۔ حضرت صاحب نے مجھ کو دیکھا اور فرمایا کہ مولوی صاحب! آپ نے اس کو روزہ کے ساتھ سفر کیوں کرنے دیا؟ اگر راستے میں بخار یا کوئی اور مرض ہو جاتی تو آپ کیا کرتے۔ یہ قرآن کریم کی منشاء کے خلاف ہے۔ خیر ہم دوائی بھیج دیتے ہیں۔ انشاء اللہ آرام ہو جائے گا۔ دوائی آگئی۔ معلوم نہیں کہ شاید حامد علی صاحب لے کر آئے۔ دوائی مَیں نے پی لی اور مجھ کو بخار سے بالکل آرام ہوگیا۔ اُس وقت میں نے بخار کی بیہوشی میں حضرت صاحب کو اچھی طرح نہ پہچانا تھا۔ اگلے روز جمعہ تھا۔ ہم وضو کر کے جلدی سے آگے جگہ کے واسطے پہلے ہی چلے گئے اور اول صف میں جگہ مل گئی۔ (پہلی صف میں جگہ مل گئی۔) اوّل مولوی عبدالکریم صاحبؓ اور بعدہٗ مولوی صاحب حضرت خلیفہ اوّلؓ تشریف لائے اور اُن کے بعد حضرت مرزا صاحب تشریف فرما ہوئے اور مَیں نے دیکھتے ہی آپ کو پہچان لیا کہ یہی میری خواب والا بزرگ ہے اور مَیں نے اپنے مولوی صاحب کو بھی کہہ دیا کہ یہی بزرگ ابن مریم ہیں جو دو دفعہ خواب میں دیکھے ہیں۔ اب مولوی صاحب کی تسلی ہوگئی اور انہوں نے سمجھا کہ یہ اب خود ہی بیعت کر لے گا۔ جس وقت ہم قادیان کو چلے تھے، اُس وقت ہم چار آدمی تھے، ایک ہم اور دوسرے مولوی صاحب، تیسرے وہی جو خواب میں ہمارے ساتھ تھا، چوتھا ایک شخص کمہار تھا جو بغرض بیعت آیا تھا۔ الغرض خطبہ مولوی عبدالکریم صاحب نے پڑھا اور اغلب ہے کہ جمعہ بھی انہوں نے پڑھایا۔ لہٰذا بعد نماز جمعہ آوازہ ہوا کہ

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200

Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

Tel.: 0671-2112266. (M) 9437078266, 9437032266, 9438332026, 943738063

جس نے بیعت کرنی ہے وہ آ کر بیعت کر لے۔ چنانچہ بہت سے لوگ اُس دن بیعت کے لئے آ گے ہوئے جن میں سے ہمارا ساتھی وہ چوتھا کمہار بھی تھا۔ جس وقت ہم بیعت کرنے کے واسطے چلے تو ہمارے ساتھی نے جو خواب میں بھی ہمارے ساتھ تھا، بیعت کرنے سے مجھ کو روکا اور یہ وسوسہ ڈال دیا کہ تم مرزا صاحب کی کتابیں دیکھتے رہے ہو، چونکہ وہی خیالات مجسم ہو کر تم کو خواب میں نظر آئے ہیں اور کچھ نہیں۔ باقی خواب تمہاری غلط ہے۔ وسوسہ ڈالا اُس نے۔ کہتے ہیں کہ یہ سب کچھ دھوکہ ہے اور مَیں دماغ کا کمزور تھا۔ کہتے ہیں مَیں دماغ کا کمزور تھا، یعنی باتوں میں آنے والا تھا، اس واسطے اس نے مجھ کو بیعت کرنے سے روکا۔ لہٰذا اگلے روز علی الصبح ہی ہم چار آدمی قادیان سے اپنے گاؤں کی طرف روانہ ہو گئے۔ جس وقت ہم لوگ بٹالہ سے آگے جو سڑک علی وال کو جاتی ہے اُس پر ایک گاؤں مولے والی کے برابر پہنچے تو پھر مولوی صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے بیعت کر لی ہے؟ تو مَیں نے جواب دیا: نہیں۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں کی۔ جب تم کو تمہاری خواب کے مطابق سب کچھ پورا ہو گیا پھر تم نے بیعت کیوں نہ کی۔ مَیں نے جواب میں کہا کہ اس شخص نے مجھ کو روک دیا ہے اور کہا کہ تم کتابیں مرزا صاحب کی دیکھتے رہے ہو، وہی خیالات مجسم ہو کر تمہارے رُوبرو خواب میں آ گئے ہیں۔ بس اور کچھ نہیں ہے۔ پس یہ سنتے ہی مولوی صاحب ہم سے اور اُس شخص سے جو اُن کا چچا زاد بھائی تھا سخت ناراض ہو گئے اور مجھ سے کہنے لگے بس اب ہمارا تمہارا کوئی تعلق استادی شاگردی یا رشتہ داری کا نہیں رہا۔ لہٰذا ہم عصر کی نماز کے وقت اپنے گاؤں پہنچے۔ اُس کے بعد میں چار پانچ دن گاؤں میں رہا لیکن مولوی صاحب ہم سے ناراض ہی رہے۔ اتفاقاً موضع بھانبڑی سے مجھ کو بابو جان محمد کا خط آیا کہ میں تبدیل ہو کر کوٹھی نہر ہرچوال میں آ گیا ہوں اور میرے پاس کام بہت ہے اور میں نے سنا ہے کہ آپ نوکری چھوڑ کر آ گئے ہیں۔ لہٰذا خط دیکھتے ہی موضع بھانبڑی یا کوٹھی ہرچوال میں ضرور بالضرور آ جائیں۔ خیر میرا ابھی دل اُداس تھا۔ میں خط کے اگلے دن بمقام کوٹھی ہرچوال (ہرچوال نہر کا جو بنگلہ ہوتا ہے) وہاں براستہ قادیان پہنچ گیا، اور بابو صاحب بخندہ پیشانی خاطر تواضع سے پیش آئے۔ اگلے روز میرے سپرد کام کیا گیا اور میں مصروف ہو گیا۔ جب تیسرا دن ہوا تو مجھ کو پھر تیسرا خواب آیا اور وہ یہ تھا کہ خواب میں حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے پاس آ کر بیٹھ گئے اور میں اُٹھ کر واسطے تعظیم کے جو گدی نشینوں میں دستور ہے، پاؤں چومنے کے لئے اپنے سر کو جھکایا۔ لیکن حضرت صاحب نے مجھ کو اپنے دستِ مبارک سے روک دیا اور فرمایا یہ شرک ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ دیکھو میاں فضل دین! تم نے خدا سے بذریعہ دعا نشان مانگا تھا کہ اگر مجھ کو ظاہری یا خواب کے ذریعہ سے نشان نہ دیا گیا تو قیامت کو مجھ پر خداوند بندہ تیری حجت نہیں ہو گی کہ تم نے مسیح موعود کو کیوں نہیں مانا۔ پس اب تم کو نشان مل گیا اور تم پر حجت قائم ہو گئی۔ اتنی ہی بات کہہ کر آپ چل دیئے اور میں خواب سے بیدار ہو کر رونے لگا اور اتنا رویا کہ آنسوؤں سے میرا گریبان تر بتر ہو گیا۔ اور اُسی وقت میں بغیر اطلاع بابو صاحب قادیان کو ننگے پاؤں اُٹھ کے بھاگا (جوتی بھی نہیں پہنی) ایک شخص جو مجھ کو بھاگتا دیکھ رہا تھا اُس نے بابو صاحب کو جا کر کہہ دیا کہ مستری صاحب اپنے گاؤں کو بھاگا جاتا ہے۔ اُسی وقت بابو صاحب گھوڑی پر سوار ہو کر میرے پیچھے بھاگے اور مجھ کو ہرچوال نہر کے پل پر پکڑ لیا اور کہنے لگے کہ آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ بغیر اجازت اپنے گاؤں کو بھاگے جا رہے ہو، خیر ہے؟ میں نے کہا کہ مجھ کو چھوڑ دو میں قادیان جا رہا ہوں، گاؤں نہیں جا رہا۔ پس قادیان کا نام سن کو وہ آگ بگولہ ہو گیا کیونکہ وہ بھی مخالف تھا اور اب تک بھی مخالف ہی ہے۔ غرض وہ چھوڑتا نہیں تھا اور میں اصرار کر رہا تھا اور میں نے عاجزی سے کہا کہ بابو صاحب! مجھ کو جانے دو ورنہ میں یہاں ہی دَم دے دوں گا (جان دے دوں گا۔) کیونکہ یہ میرے بَس کی بات نہیں ہے۔ ایک زور آور ہستی مجھ کو جبراً لے جا رہی ہے اور میں اقرار کرتا ہوں کہ تیسرے دن کے بعد حاضر خدمت ہو جاؤں گا۔ خیر اُس نے مجھے چھوڑ دیا اور میں دل میں کہتا تھا کہ مرزا صاحب سچے ہیں کہ میرے دل کی بات انہوں نے بتا دی کہ تم پر حجت قائم ہو گئی۔ پس میں قادیان میں آ گیا اور اب جہاں بکڈپو کا دفتر ہے اُس کے پیچھے پریس ہوتا تھا۔ کنوئیں کے پاس، وہاں مرزا اسماعیل پریس میں کام کرتا تھا۔ اُس سے کہا کہ میں نے مرزا صاحب کو ملنا ہے۔ اُس نے کہا کہ نماز ظہر کے وقت مسجد مبارک میں آپ تشریف لاتے ہیں، وہاں پر آپ ملاقات کریں۔ اُس دن آپ ظہر کے وقت تشریف نہ لائے اور مغرب کے وقت آپ تشریف فرما ہوئے اور میں دیدار سے مشرف ہوا اور عرض کی، حضور! مَیں نے بیعت کرنی ہے۔ حضور نے کہا کہ تیسرے دن کے بعد بیعت لی جائے گی۔ القصہ میں تین دن تک رہا اور تیسرے دن میں نے اور میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق اور تیسرا اور آدمی تھا جس کا مجھے نام معلوم نہیں، شاید مولوی سرور شاہ صاحب ہوں گے، تینوں نے بیعت کی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 16 تا 22 روایت حضرت فضل دین صاحبؓ)

تو اس طرح بھی اللہ تعالیٰ لوگوں کی بیعتیں کرواتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ہمارا تبلیغ کا بہت سارا کام تو فرشتے کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان تمام صحابہ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور ان کی نسلوں کو بھی اپنے بزرگوں کی نیکیوں کو قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس وقت میں ایک شہید کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں اور ان کا جنازہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ جمعہ کی نماز کے بعد پڑھاؤں گا جو مکرم و محترم چوہدری نصرت محمود صاحب ابن مکرم چوہدری منظور احمد صاحب گوندل ہیں۔ ان کا خاندانی تعارف یہ ہے کہ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ حضرت چوہدری عنایت اللہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے، کے ذریعہ سے ہوا جو شہید مرحوم کے دادا مکرم چوہدری اخلاص احمد صاحب کے کزن تھے۔ بعد میں اُن کی کوششوں سے چوہدری اخلاص احمد صاحب نے بھی خلافت اولیٰ میں بیعت کی تھی۔ آپ کے خاندان کا تعلق بہلول پور ضلع سیالکوٹ سے تھا۔ چوہدری نصرت صاحب بڑا لمبا عرصہ قریباً تیس سال منڈی بہاؤالدین رہے اور 2008ء میں اپنی اہلیہ اور چھوٹی بیٹی کے ساتھ لانگ آئی لینڈ نیویارک امریکہ میں چلے گئے۔ وہاں شہریت اختیار کر لی۔ نصرت محمود صاحب چھ مارچ 1949ء کو بہلول پور ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے تھے۔ پھر مرے کالج سیالکوٹ سے گریجوایشن کیا۔ پھر شاہ تاج شوگر مل منڈی بہاؤالدین میں ملازمت کی۔ تقریباً 35 سال وہاں بطور مینیجر کام کیا۔ پھر جیسا کہ مَیں نے بتایا آپ امریکہ شفٹ ہو گئے۔ یہ ستمبر میں اپنی چھوٹی صاحبزادی شائزہ محمودہ صاحبہ کی شادی کے سلسلے میں امریکہ سے پاکستان آئے تھے۔ 5/اکتوبر 2012ء کو شائزہ محمودہ صاحبہ کی شادی سعد فاروق صاحب شہید کے ساتھ ہوئی، جن کو شادی کے تیسرے دن شہید کر دیا گیا تھا جو فاروق احمد صاحب کاہلوں کے بیٹے تھے۔ اور 19/اکتوبر کو جمعہ کے دن سعد فاروق صاحب شہید ہوئے۔ جیسا کہ میں نے سعد فاروق کے جنازے پر بھی بتایا تھا ان کے سمدھی محترم فاروق احمد کاہلوں صاحب اور چند دیگر افرادِ خاندان کے ساتھ یہ لوگ بیت الحمد بلدیہ ٹاؤن سے نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد گھر واپس آ رہے تھے کہ نامعلوم افراد نے آپ لوگوں پر فائرنگ کر دی۔ سعد فاروق صاحب تو جو موٹر سائیکل پر تھے موقع پر شہید ہو گئے، دو تین ہفتہ پہلے اُن کا جنازہ پڑھا گیا تھا۔ دیگر دو افراد زخمی ہوئے تھے۔ ایک گولی آپ کی گردن میں لگی اور دو گولیاں آپ کے، چوہدری نصرت محمود صاحب کے سینے پر لگی تھیں۔ فوری طور پر آپ کو ہسپتال لے جایا گیا اور وہاں سے پہلے عباسی شہید ہسپتال پھر آغا خان میں شفٹ کیا گیا۔ تقریباً اڑتیس ((38 دن آپ زیرِ علاج رہے اور آخر زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے (اور ان کے زخم مزید خراب بھی ہو گئے تھے) 27/نومبر کو منگل کے دن رات گیارہ بجے اپنے مالک حقیقی سے جا ملے اور شہادت کا رُتبہ پایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ شہید مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے اور آپ کو خدمتِ دین کا بیحد شوق تھا۔ منڈی بہاؤالدین میں قیام کے دوران آپ کو بطور سیکرٹری رشتہ ناطہ، سیکرٹری دعوتِ الی اللہ اور دیگر مختلف عہدہ جات پر خدمت کی توفیق ملی۔ 2008ء میں امریکہ شفٹ ہونے کے بعد لانگ آئی لینڈ، نیویارک امریکہ میں آپ کو بطور سیکرٹری تربیت خدمت کی توفیق مل رہی تھی۔ مرحوم انتہائی مخلص اور ایماندار شخصیت کے مالک تھے۔ جہاں کام کرتے تھے وہاں سے ان کو ایک دفعہ آنسٹی (Honesty) ایوارڈ بھی ملا تھا۔ خلافت سے گہرا تعلق تھا۔ تمام تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ دعوتِ الی اللہ کے پروگرام میں اگر خود نہ شامل ہو سکتے تو پھر دوسروں کو جانے کے لئے اپنی گاڑی دے دیا کرتے تھے تاکہ ثواب میں شامل ہو سکیں۔ آپ کے بیٹے کاشف احمد دانش آپ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو ایک بہت ہی شفیق اور محبت کرنے والے شخص کے طور پر پایا۔ بچپن سے لے کر جوانی تک ہمیشہ اولاد کا بہت زیادہ خیال رکھا۔ تعلیم دلوانے کے لئے اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کی تربیت کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہے۔ زبان بہت اعلیٰ اور لہجہ ہمیشہ نرم ہوتا تھا۔ کبھی بھی بچوں کو تُم کہہ کر مخاطب نہیں کیا بلکہ آپ کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔ ان کے بیٹے کہتے ہیں کہ میری جماعت کے کاموں میں دلچسپی کو بہت سراہتے تھے اور خلافتِ احمدیہ کے ساتھ ایک مضبوط تعلق کی تلقین کرتے تھے۔ گھر آ کر سب سے پہلے اپنے بچوں کو نماز کے بارے میں پوچھتے تھے۔ اگر کسی وجہ سے نہ پڑھی ہوتی تو فوراً ادائیگی کے لئے کہتے۔ بچپن میں اپنے ساتھ باجماعت نماز کے لئے لے جاتے۔ کام کے دوران، سفر پر، کسی بھی جگہ پر ہوتے نماز کا خاص التزام کرتے۔ کسی سے سخت لہجے میں گفتگو نہیں کی۔ ہمیشہ اخلاقیات کا درس دیتے۔ ہر کوئی آپ کی نرم گو اور

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۱۲ کے موقع پر معززین ملک کے پیغامات

پیغام

۱۲۱واں جلسہ سالانہ
قادیان گورداسپور پنجاب

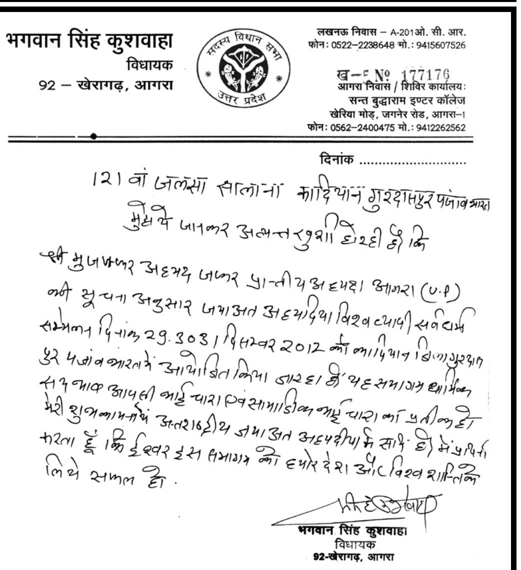
भगवान सिंह कुशवाहा
विधायक
92 – खेरागढ़, आगरा
लखनऊ निवास – A-201ओ. सी. आर.
फोन: 0522–2238648 मो.: 9415607526
ख–E № 177176
आगरा निवास / शिविर कार्यालय:
सन्त बुद्धाराम इण्टर कॉलेज
खेरिया मोड़, जगनेर रोड, आगरा–1
फोन: 0562–2400475 मो.: 9412262562
दिनांक ....
121 वां जलसा सालाना कादियान गुरदासपुर पंजाब भारत
मुझे ये जानकर अत्यन्त खुशी हो रही है कि
श्री मुजफ्फर अहमद जफर प्रान्तीय अहमदिया आगरा (U.P) की सूचना अनुसार जमाअत अहमदिया विश्वव्यापी सर्वधर्म सम्मेलन दिनांक 29.30.31 दिसम्बर 2012 को कादियान जिला गुरदासपुर पंजाब भारत में आयोजित किया जा रहा है। यह समागम धार्मिक सद्भाव आपसी भाईचारा व सामाजिक भाईचारा का प्रतीक हो। मेरी शुभकामनाएं अन्तर्राष्ट्रीय जमाअत अहमदिया के साथ है। मैं प्रार्थना करता हूं कि ईश्वर इस समागम को हमारे देश और विश्व शान्ति के लिये सफल करे।
भगवान सिंह कुशवाहा
विधायक
92-खेरागढ़, आगरा

مجھے یہ جان کر بے حد خوشی ہو رہی ہے کہ جناب مظفر احمد ظفر کی اطلاع کے مطابق جماعت احمدیہ عالمگیر کا جلسہ پیشوایان مذاہب بتاریخ ۲۹۔۳۰۔۳۱ دسمبر ۲۰۱۲ بمقام قادیان ضلع گورداسپور پنجاب میں منعقد ہو رہا ہے۔ یہ جلسہ مذہبی رواداری آپسی بھائی چارے اور معاشرتی بھائی چارے کا آئینہ دار ہو۔ میری نیک تمنائیں عالمگیر جماعت احمدیہ کے ساتھ ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس جلسہ کو ہمارے ملک اور امن عالم کیلئے کامیاب بنائے۔

(بھگوان سنگھ کشواہا۔ ایم ایل اے۔ آگرہ)

پیغام

بخدمت نگران اعلیٰ جلسہ سالانہ
احمدیہ مسلم جماعت گورداسپور پنجاب۔

جناب!

اس زمین پر امن اور شانتی کا پیغام دینے کیلئے حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے ۱۸۹۱ میں پہلی بار جلسہ سالانہ کا انعقاد کیا تھا۔ اس سال ۲۹ دسمبر سے ۳۱ دسمبر تک احمدیہ مسلم جماعت کی جانب سے جلسہ کا انعقاد گورداسپور میں ہو رہا ہے۔ اس جلسے میں امن اور شانتی کے ساتھ مسلم سماج کی اخلاقی قدروں کے بارے میں غور و فکر ہوگا اور سیاسی مشکلات کے حل کے بارے میں بھی غور و فکر ہوگا۔ امن اور شانتی کا پیغام دینے والے اس جلسہ سالانہ کو مہاراشٹر کے بھونڈی لوک سبھا علاقے کی جانب سے دلی نیک تمنائیں۔

(سریش کاشی ناتھ ٹاورے۔ ممبر پارلیمنٹ)

نابینا افراد میں Blind Sticks کی تقسیم

ساونت واڑی، مہاراشٹر:۔ ماہ اکتوبر میں Blind Association کی جانب سے صدر صاحب کو درخواست موصول ہوئی جس میں نابینا افراد کیلئے Blind Sticks کی فراہمی کا ذکر تھا۔ جمعہ کے روز احباب کو اس کارخیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک کی گئی۔ احباب جماعت نے فاستبقوا الخیرات کا نظارہ پیش کرتے ہوئے بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لیا۔ حسب ضرورت رقم جمع ہوئی اور ممبئی سے ۲۵ عدد بلائینڈ سٹکس منگوا کر بلائینڈ ایسوسی ایشن کے صدر صاحب کو دی گئیں۔ موصوف نے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ اگلے دن مقامی اخبارات نے اس خبر کو اپنی اشاعت میں جگہ دی۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین۔

(محمد فضل سارکی۔ مبلغ سلسلہ)

بعد وفات میت کو کیا شئے پہنچتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ: ”دعا کا اثر ثابت ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ اگر میت کی طرف سے حج کیا جاوے تو قبول ہوتا ہے۔ اور روزہ کا ذکر بھی ہے۔

ایک شخص نے عرض کی کہ حضور یہ جو ہے کہ لَیۡسَ لِلۡاِنۡسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی (النجم:40) ۔فرمایا کہ: ”اگر اس کے یہ معنے ہیں کہ بھائی کے حق میں دعا نہ قبول ہو تو پھر سورۃ فاتحہ میں اِھۡدِنَا کی بجائے اِھۡدِنِیۡ ہوتا۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 266۔ ۲۰۰۳)

ملنسار طبیعت کی وجہ سے جلد آپ کا گرویدہ ہو جاتا۔ مرحوم کی اہلیہ محترمہ اس وقت امریکہ میں مقیم ہیں، یہ بھی آئی ہوئی تھیں یہاں لیکن بعد میں بیمار ہوگئیں تو چلی گئیں، اُن کا بھی وہاں علاج ہو رہا ہے، اُن کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ اُن کو بھی شفا عطا فرمائے۔ اور آپ کا بیٹا کاشف احمد دانش کینیڈا میں مقیم ہے اور وہاں بطور نائب صدر خدام الاحمدیہ کینیڈا خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ مرحوم کی تین بیٹیاں ہیں۔ سب سے چھوٹی بیٹی سعد فاروق شہید کی بیوہ ہے۔ محمد منیر شمس صاحب بیان کرتے ہیں (یہ قریباً گیارہ سال منڈی بہاؤالدین میں مربی رہے ہیں) کہتے ہیں کہ ان کے ساتھ گیارہ سال بطور مربی ضلع کام کرنے کی توفیق ملی۔ شوگر مل کے شعبہ کے ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ تھے، وہاں زعیم انصار اللہ تھے، سیکرٹری رشتہ ناطہ تھے، نگران کمیٹی بیت الذکر گیسٹ ہاؤس، مربی ہاؤس بھی تھے۔ پنجوقتہ نماز باجماعت ادا کرتے۔ پھر گھر کھانا کھا کر دفتر جاتے تھے۔ ظہر کی نماز پر بھی پہلے نماز ادا کرتے پھر دفتر جاتے۔ تہجد گزار تھے۔ کہتے ہیں مربی ہاؤس مسجد کے ساتھ ہی ملحق تھا۔ مربی صاحب کہتے ہیں کہ کئی دفعہ تنہائی میں مجھے عبادت کرنے کا جب بھی کبھی خیال آیا، مَیں کوشش کرتا تھا لیکن ہمیشہ جب بھی مَیں نے کوشش کی کہ فجر سے پہلے جا کے کچھ نفل پڑھوں مسجد میں تو ہمیشہ نصرت محمود صاحب کو وہاں موجود پایا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور رو رو کر دعا کر رہے ہوتے تھے۔ اپنی آمدنی کے مطابق صحیح بجٹ بنواتے تھے، چندہ کی بروقت ادائیگی کرتے تھے۔ صدقہ و خیرات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ غرباء اور ضرورتمندوں اور معذوروں کا خیال رکھتے۔ اسی طرح صفائی پسند بھی بہت تھے۔ جہاں اپنی صفائی کا خیال رکھتے وہاں گیسٹ ہاؤس وغیرہ کی صفائی کا بھی بہت خیال رکھتے اور مربی صاحب کہتے ہیں میرے ساتھ جاتے تھے تو کبھی کوئی دنیاوی باتیں نہیں کیں۔ ہمیشہ دعوتِ الی اللہ اور جماعت کے حوالے سے باتیں کیا کرتے تھے۔ اپنی گاڑی جماعتی کاموں کے لئے، غریب بچیوں کی شادی کے لئے پٹرول ڈلوا کر دیا کرتے تھے۔ آتے جاتے اگر کسی غریب کو لفٹ کی ضرورت ہوتی تو دے دیا کرتے۔ کہتے ہیں کبھی مَیں نے اُن کو غصّہ میں نہیں دیکھا۔ ایک غیر احمدی اُن کا ورکر تھا اُس نے بتایا کہ پچیس سال سے نصرت صاحب کے ساتھ کام کر رہا ہوں، زندگی میں کبھی بھی مجھے نہیں ڈانٹا اور کبھی ناراض نہیں ہوئے۔ اپنے جو ماتحت کام کرنے والے تھے اُن کو ہر عید پر نئے کپڑے اور عیدی تحفہ ضرور دیتے تھے۔ خلافت سے گہری محبت تھی۔ خطبہ ہمیشہ لائیو سنتے اور سیر کے دوران پھر اُس پر بتاتے کہ آج یہ کہا گیا ہے اور ان باتوں کی تلقین کی گئی ہے۔ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی تلقین کرتے۔ اسی طرح کسی موقع پر اگر کہیں جانا ہوتا تو پہلے مربی صاحب اور اُن کی فیملی کو اپنی گاڑی پر، کار پر چھوڑ کر آتے، پھر اپنی فیملی کو لے کر دوبارہ جاتے اور دعوتوں پر غرباء کو ضرور بلاتے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ پاکستان میں بھی ہر احمدی کو دشمنانِ احمدیت کے ہر شر سے محفوظ رکھے اور اپنا خاص فضل فرماتے ہوئے اب اُنہیں فتح و نصرت کے جلد نظارے دکھائے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہے ان دنوں میں دعاؤں پر بہت زور دیں۔

❁...❁...❁

احمدیہ مسلم جماعت بھارت کا ٹول فری نمبر
1800 - 180 - 2131

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے
فون نمبر: 0924618281,04027172202
09849128919, 08019590070
منجانب: ڈیکو بلڈرز حیدرآباد۔ آندھرا پردیش

Tanveer Akhtar 08010090714
Rahmat Eilahi 09990492230
ADEEBA APPAREL'S
Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan Farash Khana Delhi- 110006

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ڈاک کے بارہ میں چند قابل توجہ امور

چند ضروری ہدایات جن کی تعمیل آپ کے لئے فائدہ کا موجب ہوگی

عبد السمیع خان
ایڈیٹر الفضل
ربوہ۔ پاکستان

خاکسار کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص شفقت سے ستمبر اکتوبر 2009ء میں قریباً ڈیڑھ ماہ لندن میں گزارنے کا موقع ملا۔خاکسار نے دیگر دفاتر کے ساتھ محترم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اور ان کے دفتر کو بھی بغور ملاحظہ کیا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ڈاک کے سلسلہ میں خدمت کرنے والے احباب سے بھی ملاقات ہوئی۔کئی امور ایسے ہیں جن کی طرف میرے مختلف استفسارات پر پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے راہنمائی فرمائی اور احباب جماعت کو بھی ان کی طرف خاص توجہ دلانے کے لئے کہا مثلاً یہ کہ

1- بعض احباب حضور انور کی خدمت میں خط لکھتے ہوئے مناسب ادب ملحوظ نہیں رکھتے۔بعض دفعہ کسی کو مخاطب ہی نہیں کیا ہوتا۔ادب کے ساتھ مخاطب کرنے کے لئے کوئی مخصوص الفاظ نہیں مگر عام طور پر بعض روایات اور کتب وغیرہ میں بزرگوں کا جو طریق دکھائی دیتا ہے وہ اس قسم کے مختلف الفاظ ہیں۔سیدی۔سیدی وحبیبی۔پیارے آقا۔بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔حضور انور۔پیارے حضور۔وغیرہ ان میں سے کسی بھی طریق کو اختیار کر کے السلام علیکم لکھنا چاہیے اور پھر اپنی درخواست پیش کرنی چاہیے۔

2- بعض لوگ اپنا نام پتہ لکھنا بھول جاتے ہیں یا صرف دستخط ثبت کر دیتے ہیں جس سے نام پڑھنا اور جواب تیار کرنا ممکن نہیں ہوتا پھر وہ جواب نہ ملنے کی شکایت کرتے ہیں۔بڑی احتیاط سے نام اور پتہ لکھنا چاہیے بلکہ بہتر ہے کہ فون نمبر بھی لکھیں۔فیکس کرنے والے احباب کے لئے یہ بھی عرض کرنا مناسب ہے کہ فیکس کرتے ہوئے بعض دفعہ اوپر یا نیچے سے کچھ لائنیں کٹ جاتی ہیں اس لئے مناسب ہوگا کہ خط کے شروع اور آخر میں دونوں جگہ پر ہی وہ اپنا نام اور پتہ لکھ دیں۔نیز صفحہ کے چاروں اطراف کم از کم ایک انچ حاشیہ چھوڑ کر لکھیں۔ تاکہ اگر کسی بھی طرف سے ان کی فیکس کٹے تو خط کا مضمون ضائع نہ ہو اور مکمل صورت میں یہاں پہنچے۔

3- بعض لوگ ذاتی اور دفتری امور سے متعلق خط اکٹھا ہی لکھ دیتے ہیں۔بہتر ہے کہ یہ دونوں باتیں الگ الگ خطوں میں لکھی جائیں تاکہ دفتری خط متعلقہ دفتر کو بھجوایا جاسکے۔

4- بعض لوگ خط کا جواب جلد نہ ملنے کی شکایت کرتے ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں روزانہ قریباً ایک ہزار خط موصول ہوتا ہے۔اور اتنی ہی تعداد میں جواب بھی جاتے ہیں۔دفاتر کی رپورٹس اور جماعتی معاملات الگ ہیں۔دفتر میں کام کرنے والا عملہ مختصر سا ہے اکثر خدمت کرنے والے طوعی خدمت کرتے ہیں۔ایسے بہت سے رضا کار مرد و خواتین بڑی ہی انتھک محنت کرتے ہیں اور ڈاک جلد از جلد روزانہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔مگر یہ جوابات بالعموم فیکس یا ای میل کے ذریعہ نہیں بھجوائے جاتے اور نہ ہی اتنے کم سٹاف کی وجہ سے بھجوانا ہمارے لئے ممکن ہے اسکے علاوہ بھی احباب جماعت تک ڈاک پہنچنے میں تاخیر کے کئی عوامل ہیں جن کا ذکر یہاں مناسب نہیں۔

5- یہ وضاحت ضروری ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں موصول ہونے والا ہر خط بہر حال حضور انور کی خدمت میں پیش ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کبھی اسے کسی مرحلہ پر بھی روکا نہیں جاتا اور نہ ہی ایسی کوئی کوشش کی جاتی ہے ہاں جو تو صرف دعائیہ خط ہوتے ہیں یہاں پہنچنے کے بعد ایک دو دن میں حضور کے ملاحظہ کے لئے پیش کر دئے جاتے ہیں اور ان پر دعا ہو جاتی ہے اور یہی خط لکھنے والے کا اصل مقصد ہوتا ہے۔اور جو خط لمبے تفصیلی ہوتے ہیں یا دوسری زبانوں میں ہوتے ہیں وہ تراجم اور خلاصہ جات تیار کروانے کے لئے متعلقہ لوگوں کے سپرد کر دئے جاتے ہیں جو اگلے ایک ہفتہ کے اندر اندر تیار ہو کر آجاتے ہیں اور حضور اقدس کی خدمت میں پیش کر دئے جاتے ہیں اور پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے تابع ان پر کارروائیاں کی جاتی ہیں۔ایسے خطوط کے جواب بھجوانے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔اس لئے احباب سے مناسب انتظار کی درخواست ہے تاہم سزا یافتہ لوگ بہر حال حضور کی طرف سے کسی جواب کا انتظار نہ کریں۔ایسے لوگوں کو نظام جماعت کی طرف ہی رابطہ اور رجوع کرنا چاہیے۔

6- بعض احباب کو یہ شکایت ہوتی ہے کہ شاید ان کا خط حضور انور کی خدمت میں پیش نہیں کیا گیا۔محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب یہ یقین دہانی کرواتے ہیں کہ تمام خطوط جو یہاں پہنچتے ہیں انہیں حضور انور کی خدمت میں لازماً پیش کیا جاتا ہے مگر کئی دفعہ نام و پتہ نہ ہونے کی وجہ سے جواب دینا ممکن نہیں ہوتا۔اس صورت میں خط کو بار بار پڑھ کر اتہ پتہ معلوم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ خط کا جواب وہاں کی جماعت یا مربی صاحب کی معرفت بھجوایا جاسکے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر ایسے خط کو فائل کر دیا جاتا ہے۔بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ خط ایڈریس نامکمل ہونے یا غیر واضح ہونے یا اردو میں لکھا ہونے کی وجہ سے یہاں پہنچتا ہی نہیں یا ڈاک میں کہیں گم ہو جاتا ہے۔یا پھر ڈاکئے غلط ایڈریس پر ہی پھینک جاتے ہیں۔

7- بعض احباب کی املاء کچی پنسل یا نیلی سیاہی استعمال کرنے کی وجہ سے اتنی غیر واضح ہو جاتی ہے کہ پڑھی ہی نہیں جاتی یا فیکس شدہ خط مشین کی خرابی یا کسی اور وجہ سے اس حال میں ملتا ہے کہ پڑھا ہی نہیں جاتا۔اس لئے کوشش کریں کہ خط صاف صاف لکھیں۔خصوصاً نام و پتہ اور متعلقہ امر۔اور فیکس بھی ایسی مشینوں سے کروائیں جن کا رزلٹ اچھا ہو اور قابل فہم ہو۔بعض فیکسز میں اتنی زیادہ لائنیں ہوتیں ہیں یا سیاہی ہوتی ہے کہ اس سے بھی خط کی کچھ سمجھ نہیں آتی۔اور اس کو پڑھنے کی کوشش میں عملے کا وقت ضائع ہوتا ہے۔

اگر حضور کی خدمت میں کوئی مطبوعہ تحریر یا حوالہ بھجوایا جائے تو متعلقہ اخبارات، رسائل، کتب کا مکمل حوالہ بھی درج ہونا چاہیے۔

8- روزانہ 10-15 خطوط جو ہم نے بھیجے ہوتے ہیں اور ان پر **Stamps** لگی ہوتی ہیں واپس آجاتے ہیں جس کی وجہ سے پیسوں کا ضیاع ہوتا ہے۔اس کی مختلف وجوہات ہوتی ہیں۔ایڈریس صاف صاف نہیں لکھا ہوتا جس کی وجہ سے **Spelling** میں فرق آجاتا ہے۔مکان نمبر یا بلاک نمبر غلط لکھ دیتے ہیں۔بعض اوقات ایڈریس لکھ دیتے ہیں (یعنی خط لکھنے والے) شہر کا نام نہیں لکھتے اور دوسرے ممالک سے لکھنے والے بعض اوقات ملک کا نام نہیں لکھتے۔جس کا ہم تھوڑا بہت اندازہ لگا کر لکھ دیتے ہیں جو کہ کئی دفعہ غلط ہوتا ہے۔اس طرح کے خط روزانہ 30-40 کے لگ بھگ موصول ہوتے ہیں۔ایسے خط بھی حضور کی خدمت میں پیش ہوتے ہیں گو کہ انہیں جواب نہیں بھجوایا جاسکتا۔

9- بعض اوقات فیکس مشین والے جب فیکس کرتے ہیں تو انتظار نہیں کرتے کہ مشین خود ٹائم لگا کر کاغذ کو باہر نکالے۔بلکہ وہ آخر پر خود جب فیکس والا کاغذ **Transmit** ہونے کے لئے رکتا ہے تو ساتھ ہی اسے کھینچ کر نکال لیتے ہیں جس سے نام بھی مٹ جاتا ہے بلکہ والسلام کے کلمات کے بعد لمبی لمبی لائنیں شروع ہو جاتی ہیں اور اسطرح نہ ہی نام آتا ہے اور نہ ہی ایڈریس۔اس چیز کا خاص خیال رکھیں کہ دکاندار خط کے کاغذ کو فوراً ساتھ ہی کھینچنے نہ پائے۔

10۔ آخر پر دوبارہ عرض ہے کہ حضور انور کے نام تمام فیکسز A4 سائز کے پیپر پر لکھی جائیں اور چاروں اطراف مناسب حاشیہ چھوڑا جائے نیز تمام فیکسز کالی سیاہی سے لکھی جائیں دوسرے رنگوں کی فیکسز بہت مدھم نکلتی ہیں اور پڑھی نہیں جاتیں۔

امید ہے ان ہدایات پر عمل کرنے پر خط لکھنے والوں کی اکثر شکایات دور ہو جائیں گی اور عملہ ڈاک کے لئے بھی آسانی ہوگی۔

اخبار ''ہفت روزہ بدر'' کی ملکیت اور دیگر تفصیلات کا بیان
بموجب پریس رجسٹریشن ایکٹ فارم نمبر ۴ قاعدہ نمبر ۸
رجسٹریشن نمبر RN 61/57

۱۔مقام اشاعت	:	قادیان
۲۔وقفہ اشاعت	:	ہفت روزہ
۳۔پرنٹر و پبلشر	:	منیر احمد حافظ آبادی، ایم اے
۴۔قومیت	:	ہندوستانی
پتہ	:	محلہ احمدیہ قادیان۔ضلع گورداسپور۔صوبہ پنجاب (انڈیا)
۵۔ایڈیٹر کا نام	:	منیر احمد خادمؔ
قومیت	:	ہندوستانی
پتہ	:	محلہ احمدیہ قادیان۔ضلع گورداسپور۔صوبہ پنجاب (انڈیا)

میں منیر احمد حافظ آبادی، ایم اے اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میری معلومات ہیں، درست ہیں۔

منیر احمد حافظ آبادی، ایم اے

نام نہاد تحفظ ختم نبوت شریعت سے ایک مذاق

محمد عظمت اللہ قریشی۔ بنگلور

میرے سامنے ایک کتاب ہے اُس کا نام ہے ''کیا علماء دیوبند اہل سنت والجماعت ہیں'' مصنف مولانا سید توصیف الرحمن راشد ہیں۔ آپ ''مقام نبوت اور اکابرین علماء دیوبند'' کے عنوان سے کتاب کے صفحہ ۲۲ پر لکھتے ہیں۔

''علماء دیوبند نے یہ نظریہ پیش کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی نبوت بالذات جبکہ اور باقی تمام انبیاء کی نبوت بالعرض ہے اس لئے اصل میں نبی آپؐ ہیں اور دوسرے انبیاء علیہم السلام اصل سے نہیں بلکہ آپؐ کے فیض سے نبی ہیں بلکہ آپؐ کا فیض اپنی امت تک پہنچانے میں ذریعہ اور واسطہ ہیں۔''

جناب قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں'' اب سنیئے وصف نبوت میں یہی تقسیم ہے کہیں نبوت ذاتی ہے اور کہیں عرضی ہے سو رسول اللہ ﷺ کی نبوت تو ذاتی ہے اور آپؐ کے سوا اور انبیاء علیہم السلام کی نبوت عرضی ہے۔'' (آب حیات)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں'' سارے انبیاء آپؐ کی ذات سے فیض لیکر اپنی اُمتوں تک پہنچاتے غرض بیچ میں واسطہ فیض ہیں۔ مستقل بالذات نہیں ہیں۔ ان سارے انبیاء میں جو کچھ ہے وہ ظل ہے اور عکس محمدی ہے ان کا کوئی ذاتی کمال نہیں ہے۔'' (تحذیر الناس)

حسین احمد مدنی صاحب تحریر کرتے ہیں'' اب اس کے مقابلے میں ہمارے حضرات (اکابر علمائے دیوبند) ذات حضور پرنور علیہ السلام کو ہمیشہ سے اور ہمیشہ تک واسطہ فیوضات الٰہیہ اعتقاد کئے ہوئے بیٹھے ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ازل سے اب تک جو رحمتیں عالم پر ہوئی ہیں اور ہوں گی عام ہے کہ وہ نعمت وجود کی ہو یا اور کسی قسم کی ان سب میں آپؐ کی ذات پاک اس طرح واقع ہوتی ہے کہ جیسے آفتاب سے نور چاندی میں آیا ہو اور چاند سے نور ہزاروں آئینوں میں غرض کہ حقیقت محمدیہ واسطہ جملہ کمالات عالم و عالمیان ہیں۔'' (الشہاب الثاقب)

قاری طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند فلسفہ نانوتوی کے شارح اور عقائد علماء دیوبند کے ترجمان تحریر کرتے ہیں۔

''آپؐ کا اصل امتیازی وصف یہ ہے کہ آپؐ نور نبوت میں سب انبیاء کے مربی ان کے حق میں مصدر فیض اور کے انوار کمال کی اصل ہیں۔ اس لئے اصل میں نبی آپؐ ہیں اور دوسرے انبیاء اصل سے نہیں بلکہ آپؐ کے فیض سے نبی ہیں۔ پس آپؐ ان سب حضرات انبیاء کے حق میں مربی اور اصل نور ثابت ہوتے ہیں۔ یہی وجہ کہ آپؐ نے اپنے آپ کو نبی امت ہی نہیں بلکہ نبی الانبیاء بھی فرمایا ہے........ حضورؐ کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی بلکہ نبوت بخش بھی نکلتی ہے کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہوا فرد آپؐ کے سامنے آیا نبی ہو گیا'' (آفتاب نبوت از قاری طیب صاحب)...... نور نبوت آپؐ ہی سے اور آپؐ ہی پر لوٹ کر ختم ہو گیا اور یہی شان خاتم کی ہوتی ہے کہ اسی سے اس کے وصف خاص کی ابتداء بھی ہوتی ہے اور اسی پر انتہاء بھی ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہم آپ کو وصف نبوت کے لحاظ سے صرف نبی ہی نہیں کہیں گے خاتم النبیین کہیں گے کہ آپؐ ہی پر تمام انوار نبوت کی انتہاء ہے جس سے آپؐ منتہائے نبوت ہیں آپؐ ہی سے نبوت چلتی ہے اور آخر کار آپؐ پر ہی عود کرتی ہے۔''

(آفتاب نبوت از قاری طیب صاحب)

قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں'' غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپؐ کا خاتم ہونا انبیاء گزشتہ سے خاص نہ ہو گا بلکہ اگر بالفرض آپؐ کے زمانے میں کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپؐ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے (تحذیر الناس) ایک اور جگہ لکھتے ہیں۔ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدیؐ میں کچھ فرق نہ آئے گا (تحذیر الناس) المہند جو علماء دیوبند کے عقائد میں مشہور کتاب ہے اور ایسی مستند ہے کہ اس پر اکابر علمائے دیوبند کی تصدیقات بھی درج ہیں۔ اس میں ختم نبوت کے بارے میں اکابر علماء دیوبند کا عقیدہ یوں درج ہے'' مولانا نانوتوی نے اپنی دقت نظر سے اپنے رسالہ تحذیر الناس میں ختم نبوت کی اس طرح تشریح فرمائی۔'' خاتمیت ایک جنس ہے جس کے تحت دو نوع داخل ہیں۔ ایک خاتمیت باعتبار زمانہ کہ آپؐ کی نبوت کا زمانہ تمام نبیوں کی نبوت کے زمانہ سے موخر ہے۔ آپؐ بحیثیت زمانہ سب کی نبوت کے خاتم ہیں۔

۲۔ دوسری خاتمیت بطور ذات جس کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ کی نبوت ایسی ہے جس پر تمام نبیوں کی نبوت ختم ہوتی ہے جس طرح آپؐ زمانہ کے اعتبار سے خاتم النبیین ہیں اسی طرح نبوت بالذات کے طور پر بھی خاتم النبیین ہیں کیونکہ جو چیز بالعرض ہوتی ہے وہ بالذات پر ختم ہو جاتی ہے۔ اس سے آگے سلسلہ نہیں چل سکتا۔ آپؐ کی نبوت بالذات ہے اور باقی تمام انبیاء کی نبوت بالعرض۔ اسی لئے سارے نبیوں کی نبوت آپؐ کی نبوت کے واسطے سے ہے۔

اس دقیق مضمون میں جس طرح جلالت و عظمت نبوی کا بیان ہے یہ مولانا نانوتوی کا مکاشفہ ہے یہ وہی تحقیق ہے جس طرح ہمارے محققین شیخ عبد القدوس گنگوہی، شیخ اکبر ابن عربی اور علامہ تقی سبکی نے تحقیق فرمائی ہے۔ ہمارے خیال میں یہ تحقیق ایسی ہے کہ بہت سے علمائے متقدمین بھی اس کا ادراک نہ کرسکے۔'' (المہند بر عقائد علمائے دیوبند)

بحوالہ کتاب ''ایک فکر انگیز تحریر کیا علماء دیوبند اہل سنت والجماعت ہیں؟'' صفحہ ۲۸۔۲۲ مصنف مولانا سید توصیف الرحمن راشد دار الکتب الاسلامیہ دہلی ۶)

اس تسلسل میں حضرت مولانا دوست محمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا رسالہ'' مذہب کے نام پر فسانہ'' کے صفحہ ۳۳ پر حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب کی کتاب تحذیر الناس صفحہ ۳۳ کا ایک حوالہ درج ہے وہ یہ ہے کہ'' جیسے آئینہ آفتاب اور اس دھوپ میں واسطہ ہوتا ہے جو اس کے وسیلہ سے ان مواضع میں پیدا ہوتی ہے جو خود مقابل آفتاب نہیں ہوتی پر آئینہ مقابل آفتاب کے مقابل ہوتی ہیں ایسے ہی انبیاء باقی بھی مثل آئینہ بیچ میں واسطہ فیض ہیں۔ غرض اور انبیاء میں جو کچھ ہے وہ ظل اور عکس محمدیؐ ہے۔ کوئی کمال ذاتی نہیں پر کسی نبی میں وہ عکس اسی تناسب پر ہے جو جمال کمال محمدی میں تھا۔''

(مذہب کے نام پر فسانہ صفحہ ۳۳ مولانا دوست محمد شاہد مرحوم)

ایک دوسرا کتابچہ ۲۵ صفحات کا ہے عنوان ہے'' قادیانی کے دعوئی نبوت میں علماء دیوبند کا بنیادی کردار'' مصنف۔ محمد رئیس اختر القادری المصباحی بارہ بنکوی صدر شعبہ افتاء جامعہ حضرت بلال بنگلور ناشر سنی جماعت بنگلور۔

اس کتابچے کے صفحہ ۱۶ پر مندرجہ ذیل عبارت ہے۔

''تھانوی قادیانی کی دہلیز پر''

حضرات! آج علماء دیوبند مولوی اشرف علی تھانوی کو مجدد اعظم حکیم الامت ثابت کرنے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگائے ہوئے ان کالے کرتوتوں پر پردہ ڈال کر ان کی ایک کتاب کو دس طریقے سے چھاپ کر دس طرح کا نام رکھ کر فہرست میں دس کتاب شمار کروا رہے ہیں۔ افادات تلخیص، ترتیب جدید اور نہ جانے کیسے کیسے ناموں سے ملقب کر کے دسیوں کتابوں سے مضامین چن چن کر اسے ایک الگ تالیف میں گنایا جا رہا ہے۔ افسوس کہ کس قدر آنکھوں میں دھول جھونکا جا رہا ہے اور پرانی شراب نئی بوتلوں میں رکھ کر مارکیٹ میں پیش کی جا رہی ہے۔ مولوی اشرف علی تھانوی کی کتابوں کی اصلیت سمجھنی ہو تو آئیے میں آپ کو اسلامک سی بی آئی والوں کی ایک رپورٹ دکھاوں۔ تھانوی جی کی ایک کتاب ہے جس کا نام'' احکام اسلام عقل کی نظر میں'' یہ کتاب کیا ہے؟ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب'' اسلامی اصول کی فلاسفی'' کا پورا پورا چربہ ہے حتی کہ لفظ لفظ زیر زبر نکتہ نکتہ وہی ہے آگے پیچھے سے بدل کر اپنی تصنیف قرار دے دیا جو فلاسفی قادیانی صاحب نے پیش کی تھی یہ یہ تھانہ بھون کا چوکیدار لے اڑا اور انہیں ناز اس بات پر رہا کہ

سیّاں بھئے کوتوال اب ڈر کا ہے کا

جب خود تھانہ بھون میں بیٹھے ہیں تو کون تصور کرسکتا ہے کہ ملت دیوبند کا حکیم اُمت دیوبند بھی چور اُچکا ہو سکتا ہے؟ اس کی پوری تفصیل عنقریب منظر عام پر لا رہے ہیں۔ تفصیل درکار ہو تو ماہنامہ اشرفیہ صفحہ ۲۷ مبارکپور کا شمارہ بابت اگست نومبر ۱۹۹۲ میں محمد افضل شاہد صاحب کا مضمون ملاحظہ ہو۔ (مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی کتاب'' احکامات اسلام عقل کی نظر میں'' اس کتاب میں نہ صرف'' اسلامی اصول کی فلاسفی'' بلکہ'' کشتی نوح'' اور سرمہ چشم آریہ سے بھی پچاسوں صفحات سرقہ کر کے لکھے گئے ہیں۔ ناقل۔

کتاب مذکورہ بالا کے صفحہ ۱۴ پر لکھا ہے:

جناب حکیم قاضی خورشید احمد عثمانی ریٹائرڈ انگریز فوج کپتان مکرم علی خان سردار بہادر سے روایت کرتے ہیں کہ کپتان صاحب کے بدست مدرسہ تھانہ بھون کو بارہ سو روپے ماہوار اور اشرف علی تھانوی صاحب کو چھ سو روپیہ ماہوار مولوی منصور علی صاحب کو چار سو ماہوار دیا جاتا تھا''۔

(بحوالہ دیوبند کی خانہ تلاشی صفحہ ۱۵۴)

مذکورہ بالا رسالہ کے صفحہ ۸ پر'' انگریزوں سے جہاد واجب نہیں۔ اسمٰعیل دہلوی کا فرمان'' اس عنوان سے مندرجہ ذیل حوالہ دیا ہے۔

''حیات طیبہ صفحہ ۲۹۶ مرتبہ مرزا حیرت دہلوی مطبوعہ فاروقی دہلی میں ہے۔

کلکتہ میں جب مولانا اسمٰعیل نے جہاد کا وعظ فرمانا شروع کیا اور سکھوں کے مظالم کی کیفیت پیش کی ہے تو ایک شخص نے دریافت کیا آپ انگریزوں پر جہاد کا فتویٰ کیوں نہیں دیتے۔ آپ نے جواب دیا ان پر جہاد کرنا کسی طرح واجب نہیں ہے۔ ایک تو ان کی رعیت ہیں دوسرے ہمارے مذہبی ارکان کے ادا کرنے میں وہ ذرا بھی دست اندازی نہیں کرتے ہمیں ان کی حکومت میں ہر طرح آزادی ہے بلکہ ان پر کوئی حملہ آور ہو تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ پر آنچ نہ آنے دیں''۔

خیال رہے بعینہ یہی واقعہ تواریخ عجیبہ صفحہ ۷۳ مرتبہ محمد جعفر تھانیسری مطبوعہ فاروقی دہلی میں بھی درج ہے اور یہ دونوں کتابیں علماء دیوبند کی مستند و معتبر ہیں اس کا تفصیلی جواب میری کتاب انگریزوں کا نمک خوار کون؟ علماء دیوبند یا علماء بریلی میں ملاحظہ کریں۔

(رسالہ قادیانی کے دعوئی نبوت میں علماء دیوبند کا بنیادی کردار۔ از محمد رئیس اختر القادری المصباحی بارہ بنکوی۔

❀❀❀

شوگر اور بلڈ پریشر کیلئے مفید ہے امرود

عطاء الٰہی قاضی قادیان۔ معلم سلسلہ

ہندوستان کے باغات میں امرود کا پیڑ صدیوں سے زینت بنا چلا آرہا ہے۔ سبھی صوبوں میں اس کی پیداوار ہوتی ہے۔ خاص طور پر پنجاب، ہریانہ، یوپی، مدھیہ پردیش، مہاراشٹر میں بکثرت پیداوار ہوتی ہے۔ ہمارے بزرگ اس پھل کی اہمیت کے پیش نظر اپنے مکان کے کھلے صحن میں ایک دو امرود کے پیڑ لگا لیا کرتے تھے۔ اور کسان بھی اپنے کھیتوں میں کنوئیں کے پاس اس کا پیڑ لگا لیتے تھے کیونکہ اس پیڑ کے لگانے اور بڑا ہونے اور پھل دینے تک محنت بہت کم ہوتی ہے۔ اور ذائقہ دار پھل جلد حاصل ہوجاتا ہے۔ امرود کو جولائی کے وسط سے شروع ہوکر اکتوبر تک بھرپور پھل لگتا ہے۔ اکتوبر میں نئے پھل آنے شروع ہوجاتے ہیں اور دسمبر جنوری فروری میں یہ پھل دوبارہ دستیاب ہوجاتے ہیں۔

سردیوں کے موسم والا پھل امرود بہت خوشبودار اور ذائقہ دار ہوتا ہے ان مہینوں میں تیار ہونے والے امرود میں کیڑا پڑنے کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ برسات کے مہینہ میں ہونے والے امرود میں کیڑا پڑ جاتا ہے۔ وہ بھی باغبان کی غفلت کی وجہ سے اس موسم میں جراثیم کش، ادویات کا ان پیڑوں پر سپرے بروقت کیا جائے تو ان جراثیم سے بچا جاسکتا ہے۔

امرود کو عربی میں کمثری انگریزی میں سیڈیم گوآوا مہاراشٹر میں پیڑو بنگال میں بلاتی کہتے ہیں۔

فوائد: امرود کھانے سے جسم کو فرحت ملتی ہے۔ تمام اعصابی نظام کو قوت بخشتا ہے، امرود میں قبض کرنے کی صفت ہے اور قبض کشا بھی ہے اگر امرود کو خالی پیٹ کھایا جاتا ہے تو یہ قبض کرتا ہے اور اگر امرود کو کھانا کھانے کے بعد کھایا جائے تو یہی قبض کی صفت رکھنے والا پھل قبض کشا بن جاتا ہے۔ اور امرود کئی صفات میں سیب سے بڑھ کر ہے۔ یہ تھکے ہوئے دماغ کو تازگی دیتا ہے دل میں بلاوجہ پیدا ہونے والے خوف کو اور مایوسی کو دور کرتا ہے، امرود دل کی بڑھتی ہوئی دھڑکن کیلئے بیحد مفید مانا گیا ہے۔ پیاس کی شدت کو دور کرتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے مثانہ میں سوزش آجائے تو امرود اس کو دور کرتا ہے امرود کو ریگولر کھانے سے ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کو بہت فائدہ پہنچتا ہے۔

کیونکہ اس میں بنیادی طور پر ہائپوگلاٹی اور فائبر کی زیادتی ہوتی ہے یہ جسم میں کولیسٹرول کو نارمل کرتا ہے جس سے بلڈ پریشر بھی اعتدال پر آجاتا ہے

اسی لئے بلڈ پریشر کے مریض دوسرے پھلوں کی نسبت امرود کو زیادہ ترجیح دیں اس سے بلڈ پریشر میں کافی فائدہ ہوگا۔ انشاء اللہ اور اس بیماری سے نجات مل سکتی ہے۔ ماہرین کی مزید تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ امرود کے پھول۔ پھل اور پتوں میں خون میں شامل شوگر کی مقدار کم کرنے کی صلاحیت موجود ہے اس لئے شوگر کے مریض امرود کو بارغبت استعمال کر سکتے ہیں ایسا کرنے سے نہ صرف ان کی شوگر نارمل سٹیج تک پہنچے گی بلکہ ان کے جسم کو نئی طاقت بھی محسوس ہوگی کیونکہ امرود کئی لحاظ سے غذائیت سے بھرپور پھل ہے۔ امرود میں وٹامن اے، وٹامن سی اور فولک ایسڈ اور کاپر، میگنیز، پوٹاشیم اور فائبر بکثرت پایا جاتا ہے، کمزور معدے والے امرود کو اعتدال میں کھائیں اور جن لوگوں کو بلڈ پریشر نہیں ہے وہ لوگ اس کو کاٹ کر اس کے ٹکڑوں پر نمک اور کالی مرچ پاؤڈر ڈال کر کھائیں اس سے امرود کے فوائد میں اضافہ ہوجاتا ہے۔

امرود کے مزید فوائد: ۔ یہ نزلہ، زکام، کھانسی میں بیحد مفید مانا گیا ہے اور پیٹ میں بڑھتی ہوئی بلغمی رطوبتوں کو بھی خارج کردیتا ہے اور پیٹ میں ہونے والے کیڑوں کو باہر نکال دیتا ہے۔ امرود کو لگاتار کھانے سے خونی بواسیر بھی دور ہوجاتی ہے۔ اسی طرح کچے امرود کو گرم بھوبل یعنی (چولہے کی گرم راکھ میں پکا کر) دَل کر نرم کرلیں اور ٹھنڈا کر کے کھانے سے دائمی کھانسی اور نزلہ زکام بھی دور ہوجاتا ہے۔

(ڈاکٹر اے آر رحمن۔ بحوالہ ہندسماچار جالندھر)

حکیموں کے مطابق امرود کی نرم پتیوں کو جو دس بارہ کی تعداد میں ہوں ان کو مکسی کی مدد سے پانی میں پیس لیں اور پانی آدھا گلاس کے قریب رکھیں اور پئیں چند روز ایسا کرنے سے شوگر نارمل ہونا شروع ہوجائے گی اگر کسی وجہ سے جی متلانے لگے تو ایک پکا ہوا امرود کھائیں اس سے متلی ٹھیک ہوجائے گی۔

❁❁❁

اعلان

وقف بعد از ریٹائرمنٹ کی بابرکت تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۱۹۳۴ء میں ایسے احباب کیلئے جو اپنی ملازمت سے ریٹائر ہوچکے ہوں ان کیلئے ''وقف بعد از ریٹائرمنٹ'' کی بابرکت تحریک کا اجراء فرمایا تھا۔ ایسے ریٹائر احباب جماعت جو سلسلہ کی خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں اور صحت ٹھیک ہو وہ اپنے آپ کو خدمت دین کیلئے وقف کریں اور اپنی درخواستیں اپنے کوائف کے ساتھ صدر جماعت/زونل امیر کی سفارش کے ساتھ نظارت علیا قادیان میں بھجوائیں۔ اس سلسلہ میں خلفاء احمدیت کے ارشادات پیش کئے جارہے ہیں۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:۔

''ایک تحریک یہ تھی کہ پنشن یافتہ دوست یہاں آئیں اس کے ماتحت جس قدر آدمیوں کی ضرورت تھی اتنے میسر نہیں ہوئے۔''

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد اول اقتباس از تقریر برموقع جلسہ سالانہ ۲۶ مئی ۱۹۳۵ صفحہ ۱۵۵۔۱۵۶)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''پہلے بھی میں تحریک کرتا رہا ہوں، وقف بعد ریٹائرمنٹ کی۔ وہ اپنی ایک تحریک ہے لیکن ضرورت کے موقع پر ممکن ہے، ہزاروں درمیانی عمر کے احمدیوں کو اپنے دنیوی کام چھوڑ چھاڑ کر دین کی خاطر اسلام کے غلبہ کیلئے میدان میں اُترنا پڑے۔''

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد پنجم صفحہ ۱۸۶ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ جنوری ۱۹۷۵)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''میں نے وقف بعد ریٹائرمنٹ کی ایک سکیم چلائی تھی۔ لیکن حالات دیکھنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اگر وہ سارے واقفین غالباً سو سے بھی زیادہ ہیں، جنہوں نے وقف کیا ہے، لے بھی لئے جائیں تو جماعت کا کام نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ جس وقت وہ ریٹائر ہوتے ہیں تو اپنی طاقت اور استعداد اور زور اور ہمت کا بہت سارا حصہ کسی اور پر قربان کرچکے ہوتے ہیں، جہاں وہ نوکری کررہے ہیں۔ طاقت اور ہمت کے لحاظ سے (صرف ایک لفظ لے کر مثال دے رہا ہوں تاکہ آپ سمجھ جائیں) وہ اپنے وجود کے پچاس فیصد ہوتے ہیں اس وقت یا چالیس فیصد ہوتے ہیں یا تیس فیصد ہوتے ہیں۔ وہ اپنی طاقت اور ہمت کے لحاظ سے اپنے وجود کے سو فیصد بہرحال نہیں ہوتے بعض بیماریاں ہیں، جو اپنی ہی غلطیوں کے نتیجہ میں بڑی عمر میں ظاہر ہوتی ہیں، ان کے آثار ان کے اندر پیدا ہوچکے ہوتے ہیں۔ گھٹنے کی درد ہے، اعصاب کی کمزوری ہے اور اس قسم کی بہت سی بیماریاں ہیں، جن کا تعلق غلط کھانے، غلط بوجھ برداشت کرنے، غلط عادتیں پڑ جانے کے نتیجہ میں بڑی عمر میں ظاہر ہوتی ہیں۔ بہرحال اگر ان میں اخلاص ہو تو کچھ نہ کچھ کام لیا بھی جاسکتا ہے۔''

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جلد پنجم صفحہ ۹۳۴ خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۸۲)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمارے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

نسخہ سرمہ نورو کا جل اور حبّ اٹھرہ وزد جام عشق کیلئے رابطہ کریں

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم

احمدیہ چوک قادیان۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

عبد القدوس نیاز

(Mob)+91-98154-09445

ملک کا سماجی رُخ کس طرف جا رہا ہے

محمد یوسف انور، استاذ جامعہ احمدیہ قادیان

ہمارا ملک کٹھن حالات سے گذر رہا ہے کچھ عرصہ پہلے ہمارے ملک کے وزیر اعظم من موہن سنگھ صاحب نے بھی برملا طور پر اس کا اظہار کیا ہے کہ ہمارا ملک مختلف مشکلات سے دوچار ہے اس لئے ملک کی بہتری کیلئے کچھ کٹھن فیصلے لینے پڑے ہیں ان حالات کے پیش نظر ہر ہندوستانی شہری کا فرض ہے کہ وہ اپنے وطن عزیز کو آنچ نہ آنے دے بلکہ ہر سیاسی، سماجی ہر عام و خاص شہری مزدور کسان تجارت پیشہ امیر غریب ملازم حاکم ہر پارٹی کے رکن کی یہ اولین ذمہ داری ہونی چاہیئے کہ وہ پہلے وطن کی سالمیت، امن ترقی خوشحالی فلاح و بہبود کے بارے میں سوچے نہ کہ اپنے مفاد کے بارے میں سوچے۔

یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ ہمارے ملک میں آئے دن کوئی نہ کوئی گھپلہ کوئی سکینڈل نہ ہوتا ہو۔ ابھی ایک کی چرچا ختم ہی نہیں ہوئی ہوتی کہ نیا مسئلہ سامنے آتا ہے ایک دو سال سے اس میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ میڈیا نے بہت ترقی کی ہے۔ میڈیا کے ذریعہ ہی ان کی تشہیر ہوتی ہے۔ جب سے میڈیا کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے تبھی سے اس قسم کے بڑے بڑے اسکینڈل بھی سامنے آنے لگے ہیں اور میڈیا کے ذریعہ ساری دنیا میں اس کی چرچا ہوتی رہی ہے اور ہو رہی ہے خود سیاسی پارٹیاں اس میں پیش پیش ہیں ملک کی پارلیمنٹ ہو لوک سبھا ہو یا ودھان سبھا ملک کے نمائندگان نے ان ایوان بالا میں وہ نمونہ دکھایا کہ نیک فطرت اور محب وطن شہری کا سر شرم سے جھک جاتا ہے جبکہ سیاست دان اپنی سیاسی روٹیاں سینک رہے ہوتے ہیں اُنہیں کوئی خوف اور پروا نہیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں دنیا جو کہتی ہے کہتی رہے یہ بات درست ہے کہ کوئی بھی سیاسی پارٹی دودھ کی دھلی ہوئی نہیں ہے بہت ہی کم ایسے ہمارے لیڈر ہیں یا ہوں گے جن کے اندر اخلاص ہو محبِ وطن اور نیک فطرت ہوں۔ اکثر ایسے ہیں جو صرف اقتدار کے بھوکے ہیں بظاہر یہ سیاست دان اور لیڈر اچھے نظر آتے ہیں لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سب کا کچا چٹھا سامنے آجاتا ہے۔ حال کے واقعات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔

اس بات میں بھی شک نہیں کہ ملک میں امن شانتی اور ترقی کیلئے جتنے ذمہ دار سیاست دان ہیں اتنے ہی ذمہ دار عوام ہیں کیونکہ عوام نے ہی ان کو ووٹ دیکر ایوان بالا میں پہنچایا ہے۔ لہٰذا ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ اپنا قیمتی ووٹ سوچ سمجھ کر استعمال کرے جو ووٹ کا حقدار اور اہل ہو اسی کو ووٹ دینا چاہیئے تا کہ قوم کی صحیح نمائندگی ہو سکے۔ انتخاب کے وقت مذہب ذات پات کو نہیں دیکھنا چاہیئے بلکہ ووٹ نیک فطرت اور محب وطن اور مخلص امیدوار کو دینا چاہیئے جو بے لوث عوام اور ملک کی خدمت کا جذبہ رکھتا ہو۔ دوسری اہم ذمہ داری جو عوام کی ہے جس کی طرف بہت کم توجہ دی جاتی رہی ہے جس کی وجہ سے انفرادی اجتماعی اور ملکی سطح پر بہت نقصان ہوتا رہا ہے اور ہو رہا ہے وہ قانون کی پاسداری ہے۔

عوام کو قانون کسی بھی صورت میں ہاتھ میں نہیں لینا چاہیئے:

دراصل ہمارے ملک میں یہ ایک عام رواج سا بن گیا ہے کہ ملک کے کسی بھی حصہ شہر یا قصبہ یا گاؤں میں کوئی حادثہ ہو، چاہے ٹریفک کا حادثہ ہو یا کہیں آگ زنی کی واردات ہو یا کوئی اور حادثہ رونما ہوا ہو ہم ہندوستان کے عام شہری فوری طور پر سڑکوں پر نکل کر بغیر سوچے سمجھے توڑ پھوڑ شروع کر دیتے ہیں جو چیز سامنے آتی ہے اس کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں خواہ وہ عوام کی جائداد ہو یا قوم کی جائداد ہو اس کا نتیجہ کیا نکلے گا کوئی سوچتا نہیں ہے جبکہ دونوں صورتوں میں ہم ملک کی املاک کو ہی نقصان پہنچا رہے ہوتے ہیں۔ حادثے کہاں نہیں ہوتے ہیں ساری دنیا میں ہوتے ہیں لیکن مغربی ممالک میں عوام ایسے موقعہ پر صبر و تحمل سے کام لیتے ہیں جو کہ عقلمندی اور سمجھداری کی بات ہے۔ لہٰذا ایسے واقعات پر حکام اور پولیس کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ فوری طور پر موقعہ اور جائے واردات پر پہنچ کر حالات کا بغور جائزہ لیکر تحقیق کر کے منصفانہ رپورٹ پیش کرے اور سب سے پہلے حادثے میں جو لوگ زخمی ہوئے ہیں یا حادثہ کا شکار ہوئے ہیں ان کی مرہم پٹی وغیرہ کی جائے اُنہیں مناسب وقت پر طبی امداد بہم پہنچائی جائے اور پھر ہر مظلوم کو خواہ وہ کسی بھی جماعت یا پارٹی یا مذہب کا ہو اُسے اُس کا حق دلایا جائے۔ البتہ یہ بات بھی میڈیا کے ذریعہ کبھی کبھی سامنے آتی ہے کہ ایک غریب اور نادار آدمی خواہ وہ کسی قوم یا فرقہ یا جماعت سے تعلق رکھتا ہو بعض اوقات پولیس اس کی رپورٹ درج نہیں کرتی بعد میں میڈیا کے دباؤ کی وجہ سے رپورٹ درج کی جاتی ہے اس قسم کے واقعات ملک کے کسی بھی حصے میں ہوتے ہیں جو کہ نہایت قابل افسوس ہے۔ پولیس کی جانب داری کی وجہ سے بھی عوام سڑکوں پر نکل آتے ہیں اور پھر پولیس اور عوام میں ٹکراؤ کی نوبت آتی ہے اور خون خرابہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات ۱۴۴ دفعہ بھی لگانی پڑتی ہے۔ لہٰذا حکام اور پولیس کو ہر معاملہ میں غیر جانبدارانہ طریقے سے تحقیق کرنی چاہیئے۔

یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ کبھی اتفاقی حادثات ہوتے ہیں اس موقعہ پر بھی بعض اوقات عوام بلا وجہ ملک کی املاک کو نقصان پہنچاتے ہیں سرکاری دفاتر کو آگ لگانے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے ہی بھائی کے حقوق کو اپنے ہاتھوں آگ لگا رہے ہیں جس کی وجہ سے نہ صرف ملازمین کو بلکہ حکام کو بھی بہت دقتیں پیش آتی ہیں لہٰذا اس قسم کی حرکات سے ہمیں باز رہنا چاہیئے اس لئے عوام کو بھی اور پولیس کو بھی اپنی اپنی ذمہ داری نبھانی ہوگی اس سے وقار بڑھ جاتا ہے جب بھی اس قسم کے حالات ہوتے ہیں تو ملک میں مفاد پرست موقعہ پرست اور شرارت پسند عنصر ان حالات سے ناجائز فائدہ اُٹھانے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ خون خرابہ ہو اور بدامنی پھیلے اس لئے ملک کے عوام کی ذمہ داری ہے کہ اس قسم کے لوگوں کو ایسی حرکات کرنے کا موقعہ نہ دیں۔

بچوں کی صحیح تربیت ہونی چاہیئے۔

ایک اہم پہلو جس کی طرف دھیان دینا ہم سب کی اولین ذمہ داری ہے وہ ہے اپنے بچوں کی صحیح تربیت اور دیکھ بھال کرنا۔ ہم سبھی یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ آج کے نونہال بچے قوم کا قیمتی سرمایہ ہیں یہی آئندہ قوم اور ملک کے معمار ہوں گے اور ملک کی باگ دوڑ سنبھالنے والے ہوں گے لہٰذا اگر ان کی وقت پر صحیح تربیت نہیں کی گئی اور ان کو با اخلاق نہیں بنایا گیا تو یہ بچے والدین کی نیک نامی نہیں بلکہ بدنامی کا باعث بن سکتے ہیں۔ اور پھر اس قسم کے بچے ملک کی ذمہ داری کیسے اُٹھا سکتے ہیں۔

لیکن اس بات میں شک نہیں ہے کہ نہ تو ملک کے لیڈروں کو اور نہ والدین کو اس کی فکر ہے کہ مستقبل میں ملک کی باگ ڈور سنبھالنے والوں کی صحیح رہنمائی ہو اور اُنہیں مغربی تہذیب و تمدن کے بد اثرات سے بچایا جائے ہر آدمی جانتا ہے کہ مغربی تہذیب کا پورا پورا اثر ہمارے معاشرے پر پڑ رہا ہے جس کی وجہ سے ہمارے نونہال اور جوانوں میں بُرائیاں بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہیں جو واقعات آئے دن مختلف شہروں میں نمودار ہوتے ہیں اُن میں قتل، ڈکیتی، گھپلے بازی، رشوت خوری، چور بازاری، اغوا کاری مذہب پرستی، غنڈہ گردی، توہم پرستی، قانون کی لاپرواہی، بے ایمانی، جہیز کی مانگ، اور عورت پر ظلم و ستم، بچوں کے ساتھ زنا بالجبر، انتہا پسندی، لاپرواہی، نشہ آوری، بے راہ روی، زنا کاری، لوٹ کھسوٹ، وغیرہ شامل ہیں۔

کوئی دن ایسا نہیں گذرتا ہے کہ جس دن ہمارے ملک میں مذکورہ بالا واقعات میں سے کوئی واقعہ نمودار نہ ہوتا ہو۔ یہ دیکھ کر انسان کو دُکھ اور افسوس ہوتا ہے ساتھ ہی اس قسم کے واقعات پر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ غربت اور مہنگائی بھی بعض واقعات کی وجہ ہو سکتی ہے۔

جیسے بعض غریب خاندان ابتر اقتصادی حالت کی وجہ سے یا تو بچوں کو فروخت کرتے ہیں یا پھر بعض بچیاں غربت کے باعث غلط ہاتھوں میں پڑ جاتی ہیں یا بعض بچے بڑے ہو کر غلط صحبت کے نتیجہ میں چوری اور ڈکیتی کرنے لگتے ہیں، اور اکثر بچے بھکاری بھی بن جاتے ہیں، یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ بڑے بڑے لیڈروں اور بڑے بڑے تجارت پیشہ لوگوں کے جوان بچے بھی غلط کاموں میں ملوث پائے گئے ہیں۔ خاص طور سے بڑے شہروں دہلی، کولکتہ، ممبئی، چینئی، بنگلور وغیرہ میں آئے دن نہایت ناخوشگوار حادثات و واقعات ہوتے رہتے ہیں۔

ملک میں بہت سے بڑے بڑے آفیسر اور لیڈر بھی سی بی آئی کے شکنجے میں آتے رہتے ہیں روز چھاپہ ماری کر کے بہت سے لوگ گرفتار بھی کئے گئے ہیں اور بعض کو عہدوں سے برخاست بھی کیا گیا ملک کے حالات واقعی بہت خراب ہیں ہمارے وزیر اعظم صاحب نے یہ بھی بات کہی کہ ملک مشکلات سے دوچار ہے، ہمارا ملک بہت بڑا ہے ایک ارب سے زیادہ اس کی آبادی ہے ہر مذہب کے لوگ یہاں رہتے ہیں اگرچہ ہر ایک کو مذہبی آزادی ہے سبھی بآسانی اپنے اپنے عقیدہ کے مطابق عبادات بجالاتے ہیں لیکن اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ ہمارے ملک میں جرائم بہت بڑھ رہے ہیں۔ پس اگر فوری طور پر اس کا تدارک نہیں کیا گیا تو ملک اندرونی طور پر بہت کمزور ہوجائے گا جو کہ وطن عزیز کے لئے کئی مشکلات کھڑی کر سکتا ہے بے شک دفاعی لحاظ سے ہم کتنی بھی ترقی کرلیں اور کتنے ہی اعلیٰ سے اعلیٰ تجربات کریں ملک میں امن و شانتی تبھی قائم ہوگی جب حکام اور عوام دونوں متحد ہو کر ان مذکورہ بالا برائیوں اور جرائم کو سرے سے دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ سیاست دان تو اپنے اقتدار کے لئے سرتوڑ کوشش کرتے ہیں پیسہ، وقت اور عزت سب داؤ پر لگاتے ہیں لیکن ملک میں حل طلب جو مسائل درپیش ہیں ان کی طرف کماحقہ دھیان نہیں دیا جاتا جس کی وجہ سے ہزار ہا لوگ دھرنے دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

آیئے ہم سب ملکر اپنے ملک کی ترقی و بہبود کیلئے ایک ہو کر برائیوں کے خلاف جدوجہد کریں۔

❀❀❀

وصایا:: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر: 6674 میں نافعہ نصیر احمد زوجہ سردار نصیر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال پیدائشی احمدی ساکن برطانیہ London, S.W 18 2RR,104, st Ann's Hill ,بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 25.1.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک عدد گولڈ چین، ایک عدد کلائی چین، تین عدد انگوٹھیاں، دو عدد کانوں کے جھمکے، سونے کا کل وزن 60 گرام کل قیمت 1000 پاؤنڈ۔ حق مہر 700 پاؤنڈ۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہوار 150 پاؤنڈ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سردار نصیر احمد الامۃ: نافعہ نصیر احمد گواہ: طاہر احمد چودھری

مسل نمبر:6751 میں طاہر احمد یولد پی سید مسعود قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن مونا ٹو ڈاکخانہ موڈا ور ضلع ایرناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12-9-11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد ماہوار 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی امیر الدین العبد: ایس طاہر احمد گواہ: پی سید مسعود

مسل نمبر :6752 میں ارشاد علی ولد شمشاد علی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 31 سال تاریخ بیعت 29 نومبر 2011 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.8.12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شمیم احمد نوری العبد: ارشاد علی گواہ: رضوان احمد

مسل نمبر:6753 میں رفیق الاسلام ولد عبدالخالق احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.8.12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ مصطفیٰ العبد: رفیق الاسلام گواہ: سلطان احمد ظفر

مسل نمبر:6754 میں شان شریف پرکیت ولد فروض احمد پرکیت قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 23 سال تاریخ بیعت 1989-5-15 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.8.12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ مصطفیٰ العبد: شان شریف پرکیت گواہ: سلطان احمد ظفر

مسل نمبر:6755 میں مدثر احمد ولد فاروق احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۷۔۸۔۱۲ وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ملک محمد مقبول طاہر العبد: مدثر احمد گواہ: سلطان احمد ظفر

مسل نمبر:6756 میں محمد پاشا ولد محمد سلام قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.8.12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ مصطفیٰ العبد: محمد پاشا گواہ: سلطان احمد ظفر

مسل نمبر :6757 میں شیخ صدام حسین ولد شیخ عبد الصمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 24 سال تاریخ بیعت 2002 ساکن سماباد ڈاکخانہ سماباد ضلع پوربا میڈینی پور صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.8.12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ مصطفیٰ العبد: شیخ صدام حسین گواہ: سلطان احمد ظفر

مسل نمبر:6758 میں ٹی مزمل احمد ولد ٹی محمد بشیر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.8.12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ مصطفیٰ العبد: ٹی مذمل احمد گواہ: سلطان احمد ظفر

مسل نمبر:6759 میں شاہد خان ولد سکندر خان قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12-8-7 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ مصطفیٰ العبد: شاہد خان گواہ: سلطان احمد ظفر

مسل نمبر:6760 میں ریحان احمد ولد رزاق احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.8.12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ مصطفیٰ العبد: ریحان احمد گواہ: سلطان احمد ظفر

مسل نمبر:6761 میں محمد شمیم حسین ولد محمد انور حسین قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.8.12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد ازخورونوش ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ مصطفیٰ العبد: محمد شمیم حسین گواہ: سلطان احمد ظفر

مسل نمبر:6762 میں شیخ عبدالسلام ندیم ولد شیخ عبدالحلیم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن کرڈاپلی ڈاکخانہ کرڈاپلی ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.7.11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ کرڈاپلی میں زمین قیمت 1.35 لاکھ۔ بھونیشور میں زمین 600 سکیر فٹ قیمت 35000 روپے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 3500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مبشر احمد باجوہ العبد: شیخ عبدالسلام گواہ: سید مجیب الرحمن

مسل نمبر:6763 میں صعیف الرحمن میر ولد عبدالمومن میر قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال تاریخ بیعت 12-3-93 پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7.8.12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد ازخورونوش ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ مصطفیٰ العبد: صعیف الرحمن میر گواہ: سلطان احمد ظفر

مسل نمبر:6764 میں عابدہ بیگم زوجہ مقبول احمد سہگل قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 61 سال پیدائشی احمدی ساکن کولکتہ ڈاکخانہ بوبازار ضلع کولکتہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.3.12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ سونے کے زیورات: انگوٹھیاں ۲ عدد، ٹاپس ۵ جوڑی، چین ایک عدد، ناک کا کوکا ایک عدد، چوڑیاں ۵ عدد، کل ۱۲۵ گرام قیمت ۲ لاکھ ۹۰ ہزار روپے۔ جائداد جو والدین سے ملی: ۲ لاکھ ۷ ۴ ہزار پانچ صد روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار ۱۵۰۰ روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالحمید کریم الامۃ: عابدہ بیگم گواہ: نیلم سہگل

مسل نمبر:6765 میں بشریٰ شفیق زوجہ شفیق احمد سہگل قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 64 سال پیدائشی احمدی ساکن کلکتہ ڈاکخانہ بولی گنج ضلع کلکتہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 14.8.11 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر ایک ہزار روپے۔ ایک عدد انگوٹھی وزن 5 گرام قیمت 12755 میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالحمید کریم الامۃ: بشریٰ شفیق گواہ: نیلم سہگل

مسل نمبر:6766 میں ارم سہگل بنت ندیم سہگل قوم احمدی مسلمان پیشہ تعلیم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن بالی گنج ڈاکخانہ کولکتہ ضلع کولکتہ صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.3.12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی

تحریک جدید کے 79 ویں بابرکت سال کا آغاز

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد فرمودہ خطبہ جمعہ 9 نومبر 2012ء کو ہم سب نے سماعت کیا ہے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

''آج روئے زمین پر صرف احمدی ہیں، آپ میں جو کُنتُمۡ خَیۡرَ اُمَّۃٍ اُخۡرِجَتۡ لِلنَّاس کا مصداق بن کر فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرات کو قائم کیے ہوئے ہیں، اس پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ نیکیوں کے حصول اور ان میں آگے بڑھتے چلے جانے اور جماعت کی ترقی اور اسلام کا پیغام دُنیا کے کونے کونے میں پھیلانے کے لیے جان، مال وقت اور عزت کو قربان کرتے چلے جانے والے ہیں۔''

الحمدللہ تحریک جدید کی مبارک الٰہی تحریک میں جماعت احمدیہ بھارت کے افراد بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں جسکے نتیجہ میں ہندوستان سال 2012ء میں پوزیشن کے لحاظ سے پانچویں نمبر پر آیا ہے۔

اب جیسا کہ نئے سال کا آغاز ماہ نومبر 2012ء سے ہو چکا ہے اور اکتوبر 2013ء تک یہ سال چلے گا اس میں درخواست ہے کہ ہر احمدی اپنے وعدہ تحریک جدید کا جائزہ لے اور پہلے سے بڑھ کر اچھے اضافہ کے ساتھ نیا وعدہ لکھوائے اور پھر اسکی ادائیگی بھی کرے۔ اس میں مستورات و بچے بھی شامل ہیں۔

وکالتِ مال تحریک جدید قادیان بھارت کی جانب سے اس تعلق سے سرکلر بھجوائے گئے ہیں اسکے مُطابق اپنے حلقہ کے سیکریٹری تحریک جدید سے خود مل کر اپنا نیا وعدہ لکھوانے کی درخواست ہے اور اگر وعدہ لکھوا چکے ہیں تو پھر ادائیگی کے لئے سیکریٹری تحریک جدید کو مل لیں آپ کی یہ کوشش آپ کے لئے بابرکت ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ بانیٔ تحریک جدید نے فرمایا ہے کہ:

''یاد رکھو تحریک جدید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ بفضلہٖ خدا تحریک جدید کی نیکی ان نیکیوں میں سے ہے کہ جو لوگ اخلاص سے راہ خدا میں قربانی کریں گے اور متواتر کرتے جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کو ان کی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب عطا فرماتا رہے گا۔'' (کتاب پانچ ہزاری مجاہدین)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان ارشادات پر عمل کرنے اور اس عظیم بابرکت تحریک میں نمایاں اضافہ کے ساتھ حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان، بھارت)

۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 4.800 گرام قیمت 9850۔ ڈائمنڈ لاکٹ 1.160 گرام قیمت 2380، ڈائمنڈ کان کا ٹوپس 4.060 قیمت 9600، ڈائمنڈ لاکٹ و کان کا 6.420 گرام قیمت 12000۔ کل میزان 33830 روپے۔ میرا گذارہ آمد ازخورونوش ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالحکیم کریم الامۃ: ارم سہگل گواہ: نیلم سہگل

مسل نمبر:6767 میں سلطان احمد بھٹی ولد محمد سلیم بھٹی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.8.12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد ملازمت ماہوار 4675 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیر الدین العبد: سلطان احمد بھٹی گواہ: ناصر احمد بٹ

مسل نمبر:6768 میں رسینہ اشرف زوجہ اشرف علی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن کنور ڈاکخانہ کنور ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ مورخہ 1.4.12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ہار، بالی، جوڑی، انگوٹھی، نکلس وغیرہ کل وزن 23 گرام جس میں میرا حق مہر شامل ہے۔ سونا ۲۲ کیرٹ کا ہے قیمت 352500۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے عبدالسلام الامۃ: رسینہ اشرف گواہ: ٹی ساجد احمد

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۱۶

محبت کا پتہ چلتا ہے۔حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں۔

لَا شَكَّ اَنَّ مُحمَّدًا خيرُ الورىٰ　　رَيْقُ الْكِرَامِ وَنُخْبَةُ الْاَعْيَانِ
اِنِّي لَقَدْ اُحْيِيْتُ مِنْ اِحْيَائِهٖ　　وَاهًا لِاِعْجَازٍ فَمَا اَحْيَانِي
جِسْمِي يَطِيْرُ اِلَيْكَ مِنْ شوقٍ عَلىٰ　　يَالَيْتَ كَانَتْ قُوَّةُ الطَّيَرَانِ

حضورانورایدہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی رنگ میں اس مقام اور شان کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطافرمائے۔حضورانور نے امت محمدیہ کی ہدایت کیلئے درخواست دعا کرتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس حالت زار سے نکالے۔

حضور نے تنبیہہ کرتے ہوئے فرمایا کہ بہت خطرناک حالات نظر آرہے ہیں۔ یہ جو تھوڑی بہت آزادی ہے بعض مسلم ممالک میں، اگر یہی حالات رہے تو کہیں مکمل طور پر محکومیت میں نہ بدل جائے۔اس لئے بہت زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر سیدنا حضور انور نے مکرم احسان اللہ صاحب مرحوم کراچی اور مکرم اعلیٰ نجمی صاحب مرحوم فلسطین کی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے ان کے مختصر حالات اور دینی خدمات بیان فرمائیں اور بعد نماز جمعہ ان مرحومین کی نماز جنازہ ادا کی۔ ❁❁❁

اعلان نکاح

خاکسار کی بیٹی عزیزہ نصرت اختر کا نکاح عزیزم صابر محمود احمد خان غوری ساکن قادیان کے ساتھ بعوض حق مہر اکاسی ہزار روپے بتاریخ ۱۶ جنوری ۲۰۱۳ بمقام مسجد مبارک قادیان میں محترم محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے پڑھایا اور دُعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ دونوں خاندانوں اور جوڑے کیلئے یہ رشتہ بابرکت ہو۔اعانت بدر مبلغ ۵۰۰ روپے۔ (محمد رفیق بٹ جماعت احمدیہ رشی نگر)

درخواست دُعا

محترمہ شوکت صاحبہ اہلیہ مکرم سید احمد صاحب آف مونگھیر بہار اعانت بدر میں ایک ہزار روپے شکرانہ فنڈ ایک ہزار روپے ادا کرتے ہوئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں کہ ان کی بڑی بیٹی عزیزہ درّ عدن نے علی گڑھ یونیورسٹی سے M.B.B.S کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں کامیاب کرلیا ہے اور اب علی گڑھ میں انٹرشپ کررہی ہیں اور P.G کرنے کا ارادہ ہے۔ احباب جماعت سے اس بچی کیلئے خصوصی دُعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ مزید کامیابیاں بچی کو عطافرمائے، اور خادم دین بنائے۔

اسی طرح دوسری بیٹی عزیزہ امۃ الشافی B.I.T پٹنہ سے انجینئرنگ کے امتحان میں فرسٹ کلاس with DISTINCTION نمایاں کامیابی حاصل کی ہے اور اب مزید اعلیٰ تعلیم حاصل کررہی ہے۔ اس بچی کیلئے بھی خصوصی دُعا کی درخواست ہے۔(ادارہ)

دُعائے مغفرت

❁ خاکسار کی بھتیجی عزیزہ رخسانہ اختر طویل علالت کے بعد بتاریخ ۱۷ دسمبر ۲۰۱۲ وفات پاگئی ہیں جبکہ بھتیجا عزیزم کامران احمد بھی ۲۵ جنوری ۲۰۱۳ کو چھوٹی عمر میں وفات پا گیا۔دونوں بھائی بہن تھے۔اللہ تعالیٰ دونوں بہن بھائی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز والدین و جملہ لواحقین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی طاقت عطافرمائے۔آمین (محمد رفیق بٹ جماعت احمدیہ رشی نگر کشمیر)

❁ مکرم شیخ مصلح احمد صاحب بتاریخ ۲۵ نومبر ۲۰۱۲ اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پاگئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون آپ نے اپنے پیچھے اہلیہ کے علاوہ تین لڑکے چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطافرمائے اور انہیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔موصوف ہومیوپیتھی ڈاکٹر تھے کثرت کے ساتھ غیر احمدیوں کا علاج کرتے تھے، بطور سیکرٹری وقف جدید اور تحریک جدید جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آپ کے درجات بلند کرے اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ (شیخ اظہر احمد۔کیندرا پاڑا۔اڑیسہ)

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُالدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان:2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۱۵

جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا۔اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اس وقت تک ہم منوررہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔‘‘

نیز فرمایا:

’’وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس کے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم اس کے آنے سے زندہ ہوگیا ۔وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفی ﷺ ہیں۔ اے ہمارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتدائے دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔‘‘

حضورانور نے فرمایا کہ پس یہ تھا آنحضرت ﷺ کا وہ مقام جو حضرت مسیح موعودؑ نے بیان فرمایا اور یہی وجہ ہے کہ جب لوگوں نے مختلف خوابیں دیکھیں تو آنحضرت ﷺ کو حضرت مسیح موعودؑ کے وجود میں دیکھا۔پس ہمارا بھی یہ کام ہے کہ اپنی زبان کو آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے سے تر رکھیں اور اس میں ترقی کرتے چلے جائیں۔اسی طرح آپ کے اسوہ پر عمل کرنے والے ہوں اور اس میں بھی ہمیشہ آگے بڑھتے چلے جانے والے ہوں۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضورانور ایدہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ آج جو میلاد نبی کے جلسے اور جلوس نکالے جارہے ہیں ان میں آپ کی تعلیم کا اظہار نہیں ہورہا بلکہ ربوہ میں تو جو جلوس نکالے جارہے ہیں ان میں سوائے حضرت مسیح موعودؑ کو گالیاں دینے کے اور کچھ نہیں ہورہا ہوگا۔جماعت کے خلاف غلیظ زبان اختیار کی جارہی ہو گی۔پس ایک طرف یہ لوگ ہیں جو مسلمان کہلانے کے باوجود اسلام سے دور ہو چکے ہیں اور دوسری طرف اللہ تعالی کا سلوک ہے جو صحابہ (حضرت مسیح موعودؑ) کے ساتھ تھا کہ آنحضرت ﷺ کو حضرت مسیح موعودؑ کے وجود میں ظاہر کررہا ہے اور آج بھی اللہ تعالی دنیا کے مختلف علاقوں میں اسی طرح کے نظارے اپنے نیک فطرت لوگوں کو دکھا رہا ہے اور وہ آنحضور ﷺ کی حقیقی غلامی کو قبول کررہے ہیں۔اللہ کرے کہ ان مخالفین کی بھی آنکھیں کھلیں، حقیقی مسلمان بنیں اور خدا تعالی کی آواز کو سننے والے ہوں۔

شکل انساں میں خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا

مہتاب احمد سلطانپور۔یوپی

شکل انساں میں خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا
حق سے ناحق میں جدا تھا مجھے معلوم نہ تھا
خانۂ دل میں چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا
پردہ غفلت کا پڑا تھا مجھے معلوم نہ تھا
مطلع دل پہ چھایا تھا ذکر خدا
چاند بدلی میں چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا
دیکھتا تھا جسے میں ہوکے ہر سو
میری آنکھوں میں بسا تھا مجھے معلوم نہ تھا
نہ ملا جس کا پتہ سارے جہاں میں ڈھونڈا
خود وہی بدل رہا تھا مجھے معلوم نہ تھا
کھوجتا پھرتا تھا تسبیح کے دانے دانے پہ
ہر کہیں پر تھا خدا مجھے معلوم نہ تھا
میں نے سوچا تھا کہ دنیا میں بنوں گا دولہا
آخری پوشاک کفن تھا مجھے معلوم نہ تھا
میں نے سوچا تھا کہ دنیا میں رہوں گا قائم
قبر میں میرا مکاں تھا مجھے معلوم نہ تھا

مضامین، رپورٹیں اور اخبار بدر سے متعلق اپنی قیمتی آراء اس ای میل پر بھجوائیں

badrqadian@rediffmail.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خوبصورت چہرہ حضرت مسیح موعودؑ کے علاوہ آج کوئی نہیں جو دکھا سکے، نہ کوئی ہے جو دکھا رہا ہو اور یہی آپ کی جماعت کا کام ہے۔ پس اس طرف ہمیں توجہ کرنی چاہیئے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25 جنوری 2013 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس زمانے میں آنحضرتؐ کی شان اور مقام کو دنیا میں قائم کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث فرمایا۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

’’خدا نے اپنے رسول نبی کریمؐ کی اتمام حجت میں کسر نہیں رکھی۔ وہ ایک آفتاب کی طرح آیا اور ہر ایک پہلو سے اپنی روشنی ظاہر کی۔ پس جو اس آفتاب حقیقی سے منہ پھیرتا ہے اس کی خیر نہیں۔ ہم اس کو نیک نیت نہیں کہہ سکتے۔ فرمایا یاد رہے کہ توحید کی ماں نبی ہی ہوتا ہے۔ جس سے توحید پیدا ہوتی ہے اور خدا کے وجود کا اس سے پتہ لگتا ہے۔ فرمایا اور خدا سے زیادہ اتمام حجت کون جانتا ہے۔ اس نے اپنے نبی کریمؐ کی سچائی ثابت کرنے کیلئے زمین و آسمان کو نشانوں سے بھر دیا ہے اور اب اس زمانے میں بھی خدا نے اس ناچیز خادم کو بھیج کر ہزارہا نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تصدیق کیلئے ظاہر فرمائے ہیں۔ جو بارش کی طرح برس رہے ہیں۔ تو پھر اتمام حجت میں کون سی کسر باقی ہے۔‘‘ (حقیقت الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۸۰۔۱۸۱)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گویہ نشان آج بھی ظاہر ہو رہے ہیں لیکن آخرین کی جماعت جس نے براہ راست حضرت مسیح موعودؑ سے فیض پایا اللہ تعالیٰ نے ان کی رہنمائی کی اور نشانات اور خوابوں کے ذریعہ انہیں صحیح ہدایت کے رستے کی طرف ڈالا۔ فرمایا آج بھی میں ان لوگوں کی چند خوابیں پیش کروں گا۔

حضرت مرزا محمد افضل صاحبؓ ولد مرزا محمد جلال الدین صاحبؓ بیعت ۱۸۹۵ء اور زیارت ۱۹۰۶ء فرماتے ہیں کہ میرے والد جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ کبار صحابہ میں سے تھے ایک مبشر خواب کی بنا پر مسیح موعود کی تلاش میں نکلے۔ جہلم کے مقام پر انہیں حضرت مسیح موعودؑ کی کسی کتاب کا اشتہار ملا۔ مطالعہ کیا اور منزل مقصود کی طرف روانہ ہوئے۔ بٹالہ پہنچ کر کسی کے بہکانے پر آپ واپس آئے اور کابل لڑائی پر چلے گئے۔ وہاں سے واپسی پر ایک نادم دل کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت صاحب نے دیکھتے ہی فرمایا آپ وہی منشی جلال الدین ہیں جن کے کابل سے خط آتے تھے۔

حضرت محمد عبد اللہ صاحبؓ جلد ساز ولد محمد اسماعیل صاحب بیعت مئی ۱۹۰۲ء اور زیارت ۱۹۰۳ کہتے ہیں کہ جو کچھ مجھے ملا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ میں نے بچپن میں حضرت مسیح موعودؑ کی شبیہ مبارک رویا میں دیکھی تھی کہ میں اپنے آپ کو پرندوں کی طرح اڑتا ہوا دیکھتا ہوں اور مشرق کی طرف اڑتا ہوں۔ آگے چل کر دیکھتا ہوں کہ ایک بزرگ ہیں جن کی داڑھی اور سر کے بال مہندی سے رنگے ہوئے ہیں۔ جب ۱۹۰۳ میں حاضر ہوا تو جو شکل بچپن میں اڑتے ہوئے دیکھی تھی وہ حضرت مسیح موعودؑ کی تھی۔

حضرت رحمت اللہ صاحبؓ بیعت بذریعہ خط ۱۹۰۱ء کہتے ہیں کہ ایک دفعہ جلسہ قریب آگیا۔ خاکسار نے دعا واستخارہ کیا تو غنودگی میں چند مرتبہ زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے کہ ’’بکوشید اے جواناں تا بہ دیں قوت شود پیدا‘‘

کہ اے جوانو! کوشش کرو کہ دین میں قوت پیدا ہو۔ یعنی خدمت دین کی طرف توجہ کرو۔ کہتے ہیں کہ الحمد للہ عاجز ہر جلسے پر حضورؑ کی موجودگی میں خدا کے فضل سے بمعہ احباب بنگہ حاضر ہوتا رہا۔

حضرت خانزادہ امیر اللہ خان صاحبؓ بیعت بذریعہ خط ۱۹۰۴ اور زیارت ۱۹۰۵ء یا ۱۹۰۶ء کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ہم تین احمدی ہیں یہ عاجز امیر اللہ احمدی، بابو عالمگیر خان مرحوم اور غیر مبائع دلاور خان جنوب میں قطار میں کھڑے ہیں۔ ہمارے سامنے حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفہ اولؓ رو بہ شمال کھڑے ہیں مسیح موعودؑ نے میرے سینے کی طرف انگلی کر کے خلیفہ اولؓ کو فرمایا کہ یہ جنتی ہے پھر دوسرے کی نسبت بھی یہی فرمایا اور تیسرے کی نسبت کچھ نہ کہا۔

پھر نظارہ بدل گیا دیکھا کہ ہم چار احمدی ایک یہ راقم اور مولوی عطاء اللہ مرحوم، عالمگیر خان اور غیر مبائع دلاور خان اکٹھے بیٹھے ہیں جس طرح روٹی کھانے کے لئے بیٹھتے ہیں۔ ہم آپس میں کہتے ہیں کوئی کہتا ہے میں باز ہوں کوئی کہتا ہے میں قاز ہوں ایک کہتا ہے میں کبوتر ہوں دوسرا کہتا ہے میں چکور ہوں اتنے میں خلیفہ اول تشریف لائے اور فرمایا تم اس کے لئے نہیں پیدا ہوئے کہ اس قسم کی باتیں کرو بلکہ کہو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ تیسری بار کلمہ پڑھنے پر خواب سے بیدار ہوا۔ جب اگلے سال میں قادیان گیا تو وہی حلیہ حضرت مسیح موعودؑ اور خلیفہ اولؓ کا پایا جو خواب میں دیکھا تھا۔

حضرت میاں میراں بخش صاحبؓ ٹیلر ماسٹر بیعت ۱۹۰۰ بیان کرتے ہیں کہ بیعت کی تحریک اس طرح پیدا ہوئی تھی کہ ہمارے بھائی غلام رسول صاحب ہم سے پہلے احمدی ہو چکے تھے مگر ان پڑھ تھے۔ میں جب دکان سے اپنے گھر کی طرف جاتا تھا تو راستے میں ان سے ملاقات کرتا تھا۔ میں چونکہ مخالف تھا اس لئے ان کو جھوٹا کہا کرتا تھا۔ ایک دفعہ میرے بھائی نے مجھے کچھ ٹریکٹ دیئے جو میں نے پڑھے ان کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا۔ اس پر میں نے خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا شروع کر دی۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ میں اپنی چارپائی سے اُٹھ کر پیشاب کرنے گیا ہوں مگر دیکھتا ہوں کہ کھڑکی کھلی ہے۔ میں حیران ہوتا ہوں۔ جب کھڑکی کے پاس گیا تو دیکھا کہ ایک بزرگ ہاتھ میں ایک کتاب لئے پڑھ رہے ہیں میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کون سی کتاب ہے انہوں نے جواب دیا کہ یہ کتاب مرزا غلام احمد کی ہے اور ہم تمہارے لئے ہی لائے ہیں اس پر میری آنکھ کھل گئی۔ جب میں ظہر کی نماز پڑھنے کے لئے اپنے گھر کی طرف آیا تو غلام رسول کی دکان پر ایک شخص بیٹھا ہوا ایک کتاب پڑھ رہا تھا میں نے کہا کہ یہ کون سی کتاب ہے؟ میاں غلام رسول نے اس کے ہاتھ سے کتاب لیکر مجھے دی اور کہا کہ تم جو کتاب مانگتے تھے یہ وہی ہے میں آپ کے لئے ہی لایا ہوں میں نے کتاب دیکھ کر کہا کہ یہ کتاب رات خواب میں مجھے مل چکی ہے۔ اس پر میں نے ازالہ اوہام کے دونوں حصوں کو غور سے پڑھا اور بیعت کا خط لکھ دیا۔

اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد فاضل صاحبؓ ولد نور محمد صاحب، حضرت شیخ عطا محمد صاحبؓ، حضرت میاں عبد العزیز صاحبؓ، حضرت امیر خان صاحبؓ، حضرت میاں ابراہیم صاحبؓ، حضرت سید سیف اللہ صاحبؓ، حضرت چودھری غلام احمد خان صاحبؓ، حضرت عبد العزیز صاحبؓ، حضرت سید محمد شاہ صاحبؓ، حضرت امیر خان صاحبؓ اور حضرت ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحبؓ کے خواب اور بیعت کے واقعات بیان فرمانے کے بعد فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حقیقی چہرہ دنیا کو دکھانے کے لئے آئے تھے۔ آج کل لوگ جلوس نکال رہے ہیں، خوشیاں منا رہے ہیں میلاد نبی کی، لیکن حقیقی خوشی آپ کے پیغام اور آپ کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں پھیلانے میں ہے۔ آپ پر درود بھیجنے میں ہے۔ آج ہر حقیقی مسلمان کا کام دین میں قوت پیدا کرنا ہے اور یہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس عاشق صادق کے ساتھ جڑ کر ہی ہوسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر حکومتیں حاصل کرنی ہیں، دنیا پر غلبہ حاصل کرنا ہے تو تبلیغ کے ذریعہ ہی یہ ہوسکتا ہے۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خوبصورت چہرہ حضرت مسیح موعودؑ کے علاوہ آج کوئی نہیں جو دکھا سکے، نہ کوئی ہے جو دکھا رہا ہو اور یہی آپ کی جماعت کا کام ہے۔ پس اس طرف ہمیں توجہ کرنی چاہیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اور اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہوسکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیا اور تمام اولین اور آخرین پر فضیلت بخشی اور اسکی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار اور افاضہ اسکے کسی فضیلت کا دعوی کرتا ہے وہ انسان نہیں بلکہ ذریت شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری کیا حقیقت ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اس نبی کے ذریعہ سے پائی۔ زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی

(باقی صفحہ ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 62 Thursday 21 Feb 2013 Issue No :8

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 500/-
ByAir : 45 Pounds or 70 U.S. $
: 50 Euro
:70 Canadian Dollar

اصل حقیقت یہ ہے کہ سب نبیوں سے افضل وہ نبی ہے جو دنیا کا مربی اعظم ہے یعنی وہ شخص کہ جس کے ہاتھ سے فساد اعظم دنیا کا اصلاح پذیر ہوا

آنحضرت ﷺ کی عظیم شان، مقام و مرتبہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز ارشادات

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم فروری 2013 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ گزشتہ سے پچھلے جمعہ میں نے بتایا تھا کہ پاکستان میں میلاد النبی ﷺ کے حوالے سے جلسے جلوس منعقد ہو رہے ہیں۔ جن کے متعلق میں نے کہا تھا کہ آنحضور ؐ کی سیرت اور عشق رسول کا کم ذکر ہوگا اور حضرت مسیح موعودؑ اور جماعت کے خلاف مغلظات اور دریدہ دھنی کا زیادہ اظہار ہوگا۔ خاص طور پر ربوہ میں چنانچہ وہی کچھ ہوا۔ ربوہ کی گلیوں میں جلسے اور جلوس نکالے گئے اور مغلظات بکی گئیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ان کو سب کچھ کہنے کی آزادی ہے اور احمدیوں کو اللہ اور رسول کا نام لینے کی بھی آزادی نہیں۔ بہر حال یہ علماء سوء کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ قوم پر رحم فرمائے کہ ان نام نہاد علماء کے چنگل سے آزاد ہوں۔ ان کا گالیاں بکنا اور روکیں ڈالنا جماعت کی ترقی کو نہیں روک سکتا بلکہ ہر مخالفت جماعت کی ترقی کا قدم پہلے سے آگے بڑھاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس وقت میں حضرت مسیح موعودؑ کی چند تحریرات آپ کے سامنے رکھوں گا جن سے آنحضرت ؐ کی شان، مقام اور حضرت مسیح موعودؑ کا اپنے آقا و مطاع سے عشق و محبت اور غیرت کا اظہار ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ تمام انبیاء پر آنحضرت ؐ کی فضیلت بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”اصل حقیقت یہ ہے کہ سب نبیوں سے افضل وہ نبی ہے جو دنیا کا مربی اعظم ہے۔ یعنی وہ شخص کہ جس کے ہاتھ سے فساد اعظم دنیا کا اصلاح پذیر ہوا۔ جس نے توحید گم گشتہ اور ناپدید شدہ کو پھر زمین پر قائم کیا۔ جس نے تمام مذاہب باطلہ کو حجت اور دلیل سے مغلوب کر کے ہر یک گمراہ کے شبہات مٹائے۔ جس نے ہر یک ملحد کے وسواس دور کئے اور سچا سامان نجات کا ......اصول حقہ کی تعلیم سے از سر نو عطا فرمایا۔

پس اس دلیل سے کہ اس کا فائدہ اور افادہ سب سے زیادہ ہے۔ اس کا درجہ اور رتبہ بھی سب سے زیادہ ہے۔ اب تواریخ بتلاتی ہے، کتاب آسمانی شاہد ہے اور جن کی آنکھیں ہیں وہ آپ بھی دیکھتے ہیں کہ وہ نبی جو بموجب اس قاعدہ کے سب نبیوں سے افضل ٹھہرتا ہے وہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں“۔

(براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۹۷ حاشیہ)

پھر آنحضرت ﷺ کے اخلاق کریمہ کی عظمت بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

”جو اخلاق فاضلہ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کا قرآن شریف میں ذکر ہے وہ حضرت موسیٰ سے ہزار ہا درجہ بڑھ کر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اُن اخلاقِ فاضلہ کا جامع ہے جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے اور نیز آنحضرت ﷺ کے حق میں فرمایا ہے اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ تو خلق عظیم پر ہے۔ اور عظیم کے لفظ کے ساتھ جس چیز کی تعریف کی جائے وہ عرب کے محاورہ میں اُس چیز کی انتہائے کمال کی طرف اشارہ ہوتا ہے مثلاً اگر کہا جائے کہ یہ درخت عظیم ہے تو اس سے یہ مطلب ہوگا کہ جہاں تک درختوں کے لئے طول و عرض اور تناوری ممکن ہے وہ سب اس درخت میں حاصل ہے۔ ایسا ہی اس آیت کا مفہوم ہے کہ جہاں تک اخلاق فاضلہ و شمائل حسنہ نفس انسانی کو حاصل ہو سکتے ہیں وہ تمام اخلاق کاملہ تامہ نفسِ محمدی میں موجود ہیں۔ سو یہ تعریف ایسی اعلیٰ درجے کی ہے جس سے بڑھ کر ممکن نہیں اور اسی کی طرف اشارہ ہے جو دوسری جگہ آنحضرت ﷺ کے حق میں فرمایا وکان فضل اللہ علیك عظیما۔ یعنی تیرے پر خدا کا سب سے زیادہ فضل ہے اور کوئی نبی تیرے مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ یہی تعریف بطور پیشگوئی زبور باب ۴۵ میں آنحضرت ﷺ کی شان میں موجود ہے جیسا کہ فرمایا کہ خدا نے جو تیرا خدا ہے خوشی کے روغن سے تیرے مصاحبوں سے زیادہ تجھے معطر کیا۔“ (مرزا غلام احمد صفحہ ۴۴۴)

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۶۰۶ حاشیہ)

پھر جو اعلیٰ درجہ کا نور آنحضرت ؐ کو ملا اس کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

”وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اُس کے تمام ہم رنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں۔۔۔۔ اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی اُمی صادق مصدوق محمد مصطفیٰ ﷺ میں پائی جاتی تھی۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۶۰۔۱۶۱)

پھر آپ ﷺ کے اقتداری معجزات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

”اِس درجہ لقاء میں بعض اوقات انسان سے ایسے امور صادر ہوتے ہیں جو بشریت کی طاقتوں سے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور الٰہی طاقت کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں جیسے ہمارے سید و مولیٰ سید الرسل حضرت خاتم الانبیاء ﷺ نے جنگ بدر میں ایک سنگ ریزوں کی مٹھی کفار پر چلائی اور وہ مٹھی کسی دُعا کے ذریعہ سے نہیں بلکہ خود اپنی **روحانی طاقت سے چلائی** مگر اس مٹھی نے خدائی طاقت دکھلائی اور مخالف کی فوج پر ایسا خارق عادت اُس کا اثر پڑا کہ کوئی اُن میں سے ایسا نہ رہا جس کی آنکھ پر اُس کا اثر نہ پہنچا ہو اور وہ سب اندھوں کی طرح ہو گئے اور ایسی سراسیمگی اور پریشانی اُن میں پیدا ہو گئی کہ مدہوشوں کی طرح بھاگنا شروع کیا اسی معجزہ کی طرف اللہ جل شانہ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے۔ وما رمیت اذ رمیت ولٰکن اللہ رمی۔ یعنی جب تو نے اس مٹھی کو پھینکا تو وہ تو نے نہیں پھینکا بلکہ خدا تعالیٰ نے پھینکا یعنی در پردہ الٰہی طاقت کام کر گئی۔ انسانی طاقت کا یہ کام نہ تھا۔“

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۶۵ تا ۶۷)

پھر آپؑ اپنی تمام تر کامیابیوں اور مکالمہ و مخاطبہ کے شرف کے حصول کا ذریعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”میں اسی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اُس نے ابراہیم سے مکالمہ و مخاطبہ کیا اور پھر اسحاق سے اور اسمٰعیل سے اور یعقوب سے اور یوسف سے اور موسیٰ سے اور مسیح ابن مریم سے اور سب کے بعد ہمارے نبی ﷺ سے ایسا ہم کلام ہوا کہ آپ ﷺ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی۔ ایسا ہی اس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔ مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت ﷺ کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر میں آنحضرت ﷺ کی اُمت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔“

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۱۹۔۲۰)

پھر حضرت مسیح موعودؑ درود شریف کی برکات کے متعلق فرماتے ہیں۔

”درود شریف کے طفیل .....میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت ﷺ کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جا کر آنحضرت ﷺ کے سینے میں جذب ہو جاتے ہیں اور وہاں سے نکل کر اُن کی لا انتہا نالیاں ہو جاتی ہیں اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔ یقیناً کوئی فیض بدوں وساطت آنحضرت ﷺ دوسروں تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔ درود شریف کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ کے اس عرش کو حرکت دینا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اُس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھا کرے تا کہ اُس فیض میں حرکت پیدا ہو۔“ (الحکم مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷)

پھر حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ”درود شریف وہی بہتر ہے جو آنحضرت ؐ کی زبان مبارک سے نکلا ہے اور وہ یہ ہے۔ اَللّٰھم صل علی محمد وعلیٰ ال محمدٍ کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ ال ابراھیم انك حمید مجید۔ اللّٰھم بارك علیٰ محمد وعلیٰ ال محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ ال ابراھیم انك حمید مجید۔ سب اقسام درود شریف سے یہی درود شریف زیادہ مبارک ہے۔ یہی اس عاجز کا ورد ہے اور کسی تعداد کی پابندی ضروری نہیں۔ اخلاص اور محبت اور حضور اور تضرع سے پڑھنا چاہیئے۔ اور اسوقت تک ضرور پڑھتے رہیں کہ جب تک ایک حالت رقت اور بے خودی اور تاثر کی پیدا ہو جائے اور سینے میں انشراح اور ذوق۔“ (مکتوبات احمد جلد ۱)

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے عربی قصیدہ کے چند اشعار پڑھے۔ جن سے حضرت مسیح موعود کے آنحضرت ﷺ سے عشق و